REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3.

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۷ | شمارہ ۳۱

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

نائبین: جاوید اقبال اختر۔ محمد انعام غوری۔

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN Pin. 143516.

۲۷ شعبان ۱۳۹۸ھ | ۳ ظہور ۱۳۵۷ ہش | ۳ اگست ۱۹۷۸ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۳۱ وفاء (جولائی) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق اخبار الفضل مجریہ ۷۸/۷/۲۳ میں شائع شدہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ تاحال تبلیغی و تربیتی اغراض کے لئے بیرونِ ملک تشریف رکھتے ہیں۔ ان دنوں حضور لندن میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر کے ہر مرحلہ میں حضور کا حافظ و ناصر ہو اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ اور حضور کے اس سفر کے، غلبۂ اسلام کے حق میں عظیم الشان نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

قادیان ۳۱ وفاء (جولائی)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال وجملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۞

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور کسرِ صلیب

از تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضور علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"عیسائیوں کا یہ ایک متفق علیہ عقیدہ ہے کہ یسوع مصلوب ہو کر تین دن کے لئے لعنتی ہو گیا تھا۔ اور تمام مدارِ نجات کا اُن کے نزدیک اسی لعنت پر ہے۔ تو اس لعنت کے مفہوم کی رُو سے ایسا سخت اعتراض وارد ہوتا ہے جس سے تمام عقیدہ تثلیث کا اور کفّارہ اور نیز گناہوں کی معافی کا مسئلہ کالعدم ہو کر اس کا باطل ہونا بدیہی طور پر ثابت ہو جاتا ہے۔ اگر کسی کو اس مذہب کی حمایت منظور ہے تو جلد جواب دے۔ ورنہ دیکھو یہ ساری عمارت گر گئی اور اس کا گرنا ایسا سخت ہوا کہ سب عیسائی عقیدے اس کے نیچے کچلے گئے۔ نہ تثلیث رہی نہ کفّارہ نہ گناہوں کی معافی۔ خدا کی قدرت۔ دیکھو کہ کیسا کسرِ صلیب ہوا ؟؟"

"یہ عاجز خدا کے اُس پاک اور مقدّس بندہ کی طرز پر دلوں میں حقیقی پاکیزگی کی تخم ریزی کے لئے کھڑا کیا گیا ہے جو آج سے قریباً اُنیس سو برس پہلے رومی سلطنت کے زمانہ میں گلیل کی بستیوں میں حقیقی نجات پیش کرنے کے لئے کھڑا ہوا تھا۔ اور پھر پیلاطوس کی حکومت میں یہودیوں کی بہت سی ایذاء کے بعد اُس کو خدا کی قدیم سنّت کے موافق ان ملکوں سے ہجرت کرنی پڑی۔ اور وہ ہندوستان میں تشریف لائے تا اُن یہودیوں کو خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچاویں جو بابل کے تفرقہ کے وقت اِن ملکوں میں آ گئے تھے۔ اور آخر ایک سو بیس برس کی عمر میں اس ناپائیدار دُنیا کو چھوڑ کر اپنے محبوبِ حقیقی کو جا ملے۔ اور کشمیر کے خطّے کو اپنے پاک مزار سے ہمیشہ کے لئے فخر بخشا۔ کیا ہی خوش قسمت ہے سری نگر اور اموزہ اور خان یار کا محلہ جس کی خاک پاک میں اس ابدی شہزادہ خدا کے مقدس نبی نے اپنا مطہّر جسم ودیعت کیا۔ اور بہت سے کشمیر کے رہنے والوں کو حیاتِ جاودانی اور حقیقی نجات سے حصّہ دیا۔ ہمیشہ خدا کا جلال اس کے ساتھ ہو۔ آمین"

(کشف الغطاء صـ۹۱)

"واقعی اور سچی بات یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے اس بدبخت قوم کے ہاتھ نجات پا کر جب ملک پنجاب کو اپنی تشریف آوری سے فخر بخشا تو اس مُلک میں خدا تعالیٰ نے اُن کو بہت عزّت دی اور بنی اسرائیل کی وہ دس قومیں جو گم تھیں اِس جگہ آ کر ان کو مل گئیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل اِس ملک میں آ کر اکثر اُن میں سے بُدھ مذہب میں داخل ہو گئے تھے۔ اور بعض ذلیل قسم کی بُت پرستی میں پھنس گئے تھے۔ سو اکثر اُن کے حضرت مسیح کے اس ملک میں آنے سے راہِ راست پر آ گئے۔ اور چونکہ حضرت مسیح کی دعوت میں آنے والے نبی کو قبول کرنے کے لئے وصیّت تھی اس لئے وہ دس فرقے جو اس ملک میں آ کر افغان اور کشمیری کہلائے۔ آخر کار سب کے سب مسلمان ہو گئے۔ غرض اس ملک میں حضرت مسیح کو بڑی وجاہت پیدا ہوئی اور حال ہی میں ایک سکّہ ملا ہے جو اسی مُلک پنجاب میں سے برآمد ہوا ہے اس پر حضرت عیسیٰؑ کا نام پالی تحریر میں درج ہے۔ اور اُسی زمانہ کا سکّہ ہے جو حضرت مسیح کا زمانہ تھا۔ اس سے یقین ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے اِس مُلک میں آ کر شاہانہ عزّت پائی اور غالباً یہ سکّہ ایسے بادشاہ کی طرف سے جاری ہوا ہے۔ جو حضرت مسیح پر ایمان لے آیا تھا۔ ایک اور سکّہ برآمد ہوا ہے اُس پر ایک اسرائیلی مرد کی تصویر ہے۔ قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ وُہ بھی حضرت مسیح کی تصویر ہے۔ قرآن شریف میں ایک یہ بھی آیت ہے کہ مسیح کو خدا نے ایسی برکت دی ہے کہ جہاں جائے گا وہ مبارک ہوگا۔ سو ان سکّوں سے ثابت ہے کہ اُس نے خدا سے بڑی برکت پائی اور وہ فوت نہ ہوا جب تک اُس کو ایک شاہانہ عزّت نہ دی گئی "

(مسیح ہندوستان میں صـ۵۱-۵۲)

" دراصل یہی لوگ دجّال ہیں جن کو پادری یا یورپین فلاسفر کہا جاتا ہے۔ یہ پادری اور یورپین فلاسفر دجّال معہود کے دو جبڑے ہیں، جن سے وہ ایک اژدہا کی طرح لوگوں کے ایمانوں کو کھاتا جاتا ہے۔ اوّل تو احمق اور نادان لوگ پادریوں کے پھندے میں پھنس جاتے ہیں۔ اور اگر کوئی شخص اُن کے ذلیل اور جھوٹے خیالات سے کراہت کر کے اُن کے پنجے سے بچا رہتا ہے تو وُہ یورپین فلاسفروں کے پنجے میں ضرور آ جاتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ عوام کو پادریوں کے دجل کا زیادہ خطرہ ہے۔ اور خواص کو فلاسفروں کے دجل کا زیادہ خطرہ "

(کتابُ البریّہ صـ۲۵۲)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ؛

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۳ ظہور ۱۳۵۷ ہش

"مسیح کی صلیبی موت سے نجات!"

کے موضوع پر

لندن میں کامیاب بین الاقوامی کانفرنس

دو ماہ قبل مورخہ ۲ تا ۴ جون کو عیسائیت کے گڑھ لندن میں جماعت احمدیہ کی طرف سے مسیح کی صلیبی موت سے نجات کے موضوع پر ایک کامیاب بین الاقوامی کانفرنس، کامن ویلتھ انسٹی ٹیوٹ لندن کے آڈیٹوریم میں منعقد ہوئی۔ اخبار بدر کی گزشتہ مسلسل آٹھ اشاعتوں میں اس کی بہت سی تفاصیل قارئین کرام کی خدمت میں پیش کی جاچکی ہیں۔ اپنے نتائج اور وسیع اثرات کے لحاظ سے یہ کانفرنس جس طرح ایک تاریخی یادگار کی حامل بن گئی اسی نسبت سے احباب جماعت کی بھی دلی خواہش رہی کہ اس کی روئیداد اور دیگر جس قدر معلومات، ہیں وہ سب ان تک جلد از جلد پہنچ سکیں یہ امر اُن کی قلبی مسرت اور رُوحانی غذا کا موجب ہوگا چونکہ اخبار کی اشاعت ہفتہ وار ہے۔ اس لئے صورتِ حال یہ بن گئی کہ ۸ جون سے ۲۷ جولائی کی اشاعت تک ہر درمیانی وقفہ میں کانفرنس کے بارہ میں اس قدر معلومات دفتر میں جمع ہو جاتی رہیں کہ احباب کے جذبۂ اشتیاق کو پورا کرنے کے لئے ادارہ یہ فیصلہ کرنا پڑا کہ دیگر قابلِ اشاعت مضامین اور جماعتی رپورٹوں بلکہ اداریہ تک روک کر کانفرنس سے متعلق معلومات کو ترجیح دی جائے۔ بلکہ ایک اشاعت میں تو چار صفحات کا اضافہ بھی کر دیا گیا۔ بہرحال خدا کا شکر ہے کہ اس تاریخی کانفرنس کے بارہ میں بہت سی مفید معلومات احباب تک پہنچائی جاچکی ہیں۔ مناسب ہے کہ احبابِ جماعت اخبار بدر کے ان پرچوں کو اپنے پاس محفوظ رکھیں۔ اور زیادہ سے زیادہ واقف کار دوستوں کو مطالعہ کے لئے دیں۔

آج کی صحبت میں ہم اس کانفرنس کی تفصیلات کا اعادہ نہیں کرنا چاہتے بلکہ کانفرنس سے حاصل شدہ شاندار نتائج اور وسیع اثرات کی نسبت، چند مختصر اشارے کرنا چاہتے ہیں۔ آج کی گفتگو کے آغاز میں ہم نے اس کانفرنس کو "کامیاب" اور "بین الاقوامی کانفرنس" قرار دیا ہے۔ چنانچہ جو دوست اخبار بدر کی گذشتہ اشاعتوں کا بالاستیعاب مطالعہ کرتے رہے ہیں۔ ان معلومات کی بناء پر بذاتِ خود اس بات کی شہادت دے سکتے ہیں کہ لندن میں منعقد ہونے والی یہ سہ روزہ کانفرنس فی الواقع "بین الاقوامی" تھی۔ کیونکہ اس کانفرنس میں نہ صرف یہ کہ شریک ہونے والے مختلف ممالک کے مندوب حاضر ہوئے بلکہ جو بلند پایہ تحقیقی علمی مقالے اصل موضوع کے بارہ میں پڑھے گئے ان مقالوں کو پیش کرنے والے ایک طرف عالمی شہرت رکھنے والے سکالرز تھے تو ساتھ ہی ذاتی نظریات اور عقائد کے لحاظ سے بھی مختلف مکاتبِ فکر کے افراد تھے۔ لیکن ذاتی عقیدہ اور نظریہ کے اختلاف کے باوصف کانفرنس کے مقررہ موضوع نے ان سب کو کانفرنس کے سٹیج پر ایک ہی نقطۂ خیال پر جمع کر دیا۔ اور یہ چیز کانفرنس کے کامیاب رہنے کا ایک ناقابلِ انکار زبردست اندرونی ثبوت ہے۔

اسی کے ساتھ دُوسرے نمبر پر کانفرنس کی شاندار کامیابی بلکہ ایک عظیم الشان نشانِ آسمانی کے ظہور کے طور پر اس کے وہ عظیم الشان نتائج و اثرات ہیں جو کانفرنس کے انعقاد کے "اعلان" اور ابتدائی انتظامات ہی سے ظاہر ہونے لگے۔ چنانچہ برٹش کونسل آف چرچز کی طرف سے کانفرنس کے انعقاد سے قبل ہی ایک خصوصی **اعلامیہ** کے ذریعہ جماعتِ احمدیہ کو تبادلۂ خیالات کا چیلنج دے دینا نتائج و اثرات کے لحاظ سے کوئی معمولی بات نہیں۔

تیسرے نمبر پر جسے اگر ہم پہلے نمبر پر ذکر کریں تو بے جا نہ ہوگا کہ اس کانفرنس کو غیر معمولی کامیابی سے ہمکنار کرنے میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا بہ نفسِ نفیس لندن تشریف لے جانا اور کانفرنس کو اثر انگیز طریق پر خطاب کرنے کا بھی بہت بڑا دخل ہے۔ خدا تعالیٰ جب اپنے کسی بندے کو ایک خاص منصب پر فائز کرتا ہے تو خاص مواقع پر اُس کی تائید کے لئے اُس کی طرف سے فرشتوں کا بھی نزول ہوتا ہے جو دِلوں کو اس بندۂ الٰہی کی طرف غیر معمولی طور پر منعطف کرتے ہیں۔ چنانچہ کانفرنس میں یہ پہلو بھی نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے حضورؑ ایدہ اللہ تعالیٰ کی شخصیت میں جو رُوحانی جذب اور کشش رکھی ہے۔ اور حضورؑ کے کلماتِ طیّبات میں تاثیر کانفرنس کے شرکاء نے محسوس کی۔ اور اس کا ذکر اپنوں کے علاوہ اُن اخباری نمائندگان نے اپنی رپورٹوں میں برملا طور پر کیا۔ یہ سراسر خدائی تائید و نصرت ہی تھی جس سے کوئی بھی صاحبِ بصیرت انکار نہیں کر سکتا۔

علاوہ ازیں کانفرنس جس پُرامن ماحول میں اپنے مقررہ پروگرام کے مطابق انعقاد پذیر ہوئی وہ اس لحاظ سے بھی نمایاں طور پر کامیابی کی حامل بن جاتی ہے کہ انگلستان کے ایک مقتدر طبقہ کی طرف سے درپردہ اس کی شدید مخالفت کی گئی۔ اور اس کی اہمیت کو کم کرنے کی پُوری کوشش کی گئی۔ لیکن ایسی مخالفانہ کوششوں اور مساعی کے علی الرغم کانفرنس کو غیر معمولی شہرت حاصل ہوئی اور اس کے نتیجہ میں نہ صرف یہ کہ وہاں کے عیسائی عوام بلکہ خود کلیسیا کو ہلا کر رکھ دیا۔ کانفرنس کا نفسِ موضوع ہی ایسا تھا کہ جس سے مسیحی مذہب کا بنیادی عقیدہ "کفّارہ" ہر خاص و عام کے لئے موضوعِ بحث بن جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب ابھی کانفرنس کے انعقاد اور موضوع کی تشہیر ہوئی تو مختلف چرچوں کے نام عیسائی عوام کی طرف سے ایسے خطوط موصول ہونے لگے کہ انہیں بتایا جائے کہ اس کانفرنس کے انعقاد کا اثر زائل کرنے کے سلسلہ میں جس سے کفارہ کے بُنیادی عقیدہ کا باطل ہونا لازم آتا ہے۔ چرچ کیا کر رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کانفرنس کے انعقاد سے قبل ہی دی برٹش کونسل آف چرچز کو اپنے بیان میں دو نامی گرامی بشپوں کے ایڈریس درج کرکے یہ اعلان کرنا پڑا کہ اس بارہ میں ہر قسم کی معلومات کے لئے اِدھر اُدھر خطوط بھیجنے کی بجائے ان دو بشپوں میں سے کسی ایک سے رابطہ قائم کیا جائے۔ (حوالہ کے لئے ملاحظہ ہو دی برٹش کونسل آف چرچز کا تفصیلی بیان مندرجہ اخبار بدر ۱۳ جولائی ۱۹۷۸ء)

عجیب بات ہے کہ ظاہرا طور پر تو وہاں عیسائی عوام اور چرچ دونوں نے کانفرنس سے بے نیازی کا مظاہرہ کیا۔ (جیسا کہ اس اعلامیہ کا بغور مطالعہ کرنے اور دُوسری درپردہ مساعی کو عمل میں لانے پر غور کرکے کسی قدر علم حاصل ہوجاتا ہے) لیکن بوجہ اس کے کہ کانفرنس کا موضوع ہی ایسا تھا اور اس میں پڑھے جانے والے مقالے ایسے تحقیقی اور ٹھوس تھے کہ ایسی بے نیازی کے باوجود چرچ کی طرف سے شدید ردِّ عمل ظاہر ہوئے بغیر نہ رہا اور کلیسیا کے کیمپ میں ایسی کھلبلی مچ گئی کہ کانفرنس کے انعقاد سے قبل ہی دی برٹش کونسل آف چرچز کے اعلامیہ سے اس کا کھُلم کھُلا اظہار ہو گیا۔

بہت ممکن ہے کہ ایسے بیان کو جاری کرنے اور جماعتِ احمدیہ کو تبادلۂ خیالات کی دعوت دینے سے کلیسیا نے عیسائی عوام کو ایک گونہ مطمئن کرنے کی راہ بھی نکالی ہو۔ تا اُن کا وقتی جوش ٹھنڈا پڑ جائے۔ اِسی لئے تو تبادلۂ خیالات کرنے کی دعوت میں کسی اور "موزون وقت اور مقام" کا ذکر کیا گیا۔ ہمیں اس وقت اس سے بحث نہیں کہ کونسل نے یہ بیان اور کن کن مقاصد کی تکمیل کے لئے دیا۔ لیکن یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ لندن کانفرنس کی کامیابی کا نقطۂ عرُوج وُہ تھا جب کانفرنس کے اختتامی اجلاس میں حضرت امام جماعتِ احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نہ صرف اس دعوت کو قبول کرنے کا اعلان فرمایا بلکہ یہ بھی واضح فرمایا کہ جماعتِ احمدیہ نہ صرف لندن میں بلکہ دُنیا کے ہر برّاعظم میں، دی برٹش کونسل آف چرچز

(آگے ملاحظہ ہو صفحہ ۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

قرآن کریم کی شریعت و ہدایت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ اور رُوحانی تاثیریں

وحشی کو اِنسان بنانے کے بعد اُسے با اخلاق اور پھر باخدا اِنسان بناتی ہیں!

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رسُول ہیں آپ کی رُوحانی تاثیریں قیامت تک دُنیا میں قائم رہیں گی!!

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۸ اِخاء ۱۳۵۳ ہش مطابق ۱۸ اکتوبر ۱۹۷۴ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سُورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-
قرآن عظیم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر جو ہدایت اور شریعت نازل کی وہ

ایک عظیم شریعت

ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ قرآن کریم کی شریعت اور ہدایت اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ اور رُوحانی تاثیریں ایک وحشی کو انسان بنانے کی طاقت رکھتی ہیں۔ اور انسان کو با اخلاق انسان بنانے کی طاقت رکھتی ہیں اور با اخلاق انسان کو باخدا انسان بنانے کی طاقت رکھتی ہیں۔ جب نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو ایک بڑا ہی عجیب اور بڑا ہی حسین نظارہ دُنیا نے عرب کے ملک میں دیکھا عرب میں بسنے والے ایک وحشی قوم کی حیثیت سے زندگی گزار رہے تھے اُن میں سے بہت سے اپنی لڑکیوں کو زندہ در گور کر دیتے تھے۔ عیش و عشرت کی زندگی تھی۔ اپنی راتیں شراب کے نشہ میں اور عیش میں گزارنے والی قوم تھی۔ معاف کرنا اُن کو آتا ہی نہیں تھا۔ ظلم بے انتہا کرتے تھے۔ غلام بناتے تھے اور غلاموں پر بے اندازہ مظالم ڈھاتے تھے۔ پھر جب نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہُوئے تو قرآن کریم کی شریعت اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق اور آپؐ کی رُوحانی تاثیرات اور قوتِ قدسیہ نے ان ہی وحشیوں کو انسان بنایا۔ انسان اگر سوچے تو با اخلاق بننے سے پہلے اُسے انسان بننا پڑتا ہے۔ اِس لئے کہ ہزارہا سال قبل جب سے آدمؑ پیدا ہُوئے اور انسان اپنی مہذب شکل میں دُنیا میں ظاہر ہُوا۔ اُس وقت سے لے کر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم تک ہمیں یہی نظارہ نظر آتا ہے کہ

خدا تعالیٰ کی شریعت

ہمیشہ انسانوں پر نازل ہوتی رہی۔ حیوانوں پر نازل نہیں ہوتی رہی۔ اور قرآن کریم کے جو احکام ہیں اُن میں سے درجنوں ایسے ہیں جن کا تعلق مسلمان سے نہیں بلکہ انسان سے ہے۔ میں جب ۱۹۶۷ء میں دورہ پر انگلستان گیا تو لندن کے ایک حصہ میں سینکڑوں کی تعداد میں بالغ احمدی بستے ہیں۔ انہوں نے ایک دن مجھے اپنے ہاں بلایا۔ اور مجھے علم نہیں تھا لیکن انہوں نے ایک ہال کرایہ پر لے کر میری مختصر سی تقریر کا بھی انتظام کیا ہُوا تھا۔ وہاں جا کر مجھے پتہ لگا۔ اُس ہال میں زیادہ مجمع نہیں تھا۔ چھوٹا سا ہال تھا اس ہال میں اکثریت غیر مسلموں کی تھی۔ مجھے خیال آیا کہ ان کا اسلام سے تعارف کرایا جائے۔ میں نے اپنے رنگ میں سات آٹھ ایسے نکاتِ تعلیم کے وہ حصے لئے جن کا تعلق انسان سے بحیثیت انسان ہے۔ مثلاً (اسکی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں مختصراً یہ کہ) اسلام یہ نہیں کہتا کہ صرف مسلمان پر افتراء باندھنا ناجائز اور حرام ہے۔ اور غیر مسلموں پر جھوٹ باندھو اور افتراء باندھو۔ اسلام کی یہ تعلیم نہیں۔ اسلام یہ کہتا ہے کہ کسی انسان پر تم نے افتراء نہیں باندھنا۔ اُس کے خلاف جھوٹ نہیں بولنا۔ اسلام یہ کہتا ہے کہ کسی انسان پر ظلم نہیں کرنا۔ بلکہ اس سے آگے جاتا ہے، کہتا ہے کسی مخلوق پر ظلم نہیں کرنا۔ وہ چونکہ غیر مسلم تھے میں نے اُن کو اِس طرح سمجھایا کہ دیکھو تم لوگ اسلام کے منکر ہو۔ اسلام پر ایمان نہیں رکھتے۔ جو اللہ کا تصور اسلام نے پیش کیا ہے۔ وہ تم تسلیم نہیں کرتے۔ لیکن یہ اُس اللہ کی شان ہے جسے اسلام نے پیش کیا ہے۔ اور یہ شان ہے قرآن عظیم کی شریعت کی کہ تم اس کے منکر اور یہ تمہارا خیال رکھنے والی ہے۔ اِس طرح مختصراً

سات آٹھ باتیں

میں نے بیان کیں اور اُن کے اُوپر اثر ہُوا اور بعد میں اُنہوں نے میرا قریباً "گھیراؤ" کر لیا۔ اور کہا ہمارے ہاں آئیں۔ اور تقریر کریں۔ اسلام کے حُسن اور احسان کی یہ باتیں تو ہم آج پہلی مرتبہ سُن رہے ہیں۔

پس اسلام میں یہ قوت اور طاقت ہے اور اسلام میں وہ تعلیم سکھائی گئی ہے جو وحشیوں کو انسان بنانے والی ہے۔ اور میں نے بتایا کہ آج تک کسی جانور پر گھوڑے پر یا بیل پر یا پرندوں میں سے کبوتر پر شریعت نازل نہیں ہوئی۔ صرف انسان پر ہمیشہ سے شریعت نازل ہوتی رہی ہے۔ اس سے ہمیں پتہ لگا کہ رُوحانی ترقیات سے پہلے اخلاقی منازل طے کرنے سے پہلے انسان کے لئے یہ ضروری ہے کہ اپنے اندر انسانی اقدار پیدا کرے۔ اگر کسی میں انسانی اقدار نہیں جیسا کہ خود قرآنی شریعت نے بتایا تو اُس کے لئے یہ عقلاً ممکن ہی نہیں ہے کہ وہ با اخلاق بھی ہو۔ اور باخدا بھی ہو۔ پہلے اس کے لئے انسان بننا ضروری ہے۔ اور انسانی اقدار میں سے جو قرآن کریم نے ہمیں بتائیں، یہ ہے کہ جیسا کہ ابھی میں نے بتایا کہ

ظلم کسی انسان پر نہیں کرنا

اور حقارت اور گالیاں اور بُرا بھلا کسی انسان کو نہیں کہنا۔ یہاں تک کہہ دیا، اتنی دلجوئی کی، جذبات کا اتنا خیال رکھا کہ وہ لوگ جو انسان تو ہیں لیکن اُن کے اندر انسانی اقدار نہیں۔ وہ خدا تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتے بلکہ شرک کرتے ہیں۔ تو مشرکین کے خداؤں کو بھی گالی نہیں دینی۔ جن کو وہ خدا کے شریک بناتے ہیں۔ اُن کے جذبات کا خیال رکھا۔ پتھر کے تراشے ہوئے بُت تو نہ گالی سُنتے ہیں نہ اُن کے جذبات ہیں۔ نہ اُن کے اُوپر اس کا کوئی اثر ہوتا ہے۔ اثر تو انسان پر ہوتا ہے جس نے اس بُت کو تراشا۔ اگر کوئی اُس کے بُت کو گالی دے تو

اس کے جذبات کو ٹھیس لگتی ہے۔ تو جو خدا تعالیٰ کے مقابلے میں بُت تراشتے ہیں اور شرک میں مبتلا ہیں، قرآن کریم نے اُن کے جذبات کا بھی خیال رکھا ہے۔ یہ

وحشی کو اِنسان بنانے کا سبق

ہے۔ پس درجنوں ایسی تعلیمات قرآنی ہیں جو وحشی سے انسان بناتی ہیں۔ اور مَیں نے بتایا کہ قرآنی شریعت اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی رُوحانی تاثیرات اور فیوض کا یہ نتیجہ تھا کہ وہ وحشی قوم جو اپنی بچیوں کو زندہ درگور کر دیا کرتی تھی۔ وہ وحشی قوم جو ظلم کے چشمہ سے پانی کی طرح شکم پُر ہو کر سیر ہوتی تھی۔ وہ لوگ جو افتراء کرنے والے تھے۔ جو پاکدامن عورتوں کے متعلق اپنے عشق کی جھوٹی داستانوں کا اعلان خانہ کعبہ میں لگائے گئے عشقیہ اشعار میں کرتے تھے جن میں معصوم عورتوں کے ساتھ جھوٹا عشق جتایا جاتا تھا۔ اور بڑے فخر سے باتیں کی گئی ہوتیں۔ اس قسم کی ان کی وحشیانہ حالت تھی۔ وُہ وحشیانہ زندگی گزار رہے تھے۔ پھر اس شریعت اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلّم کے فیوض نے ان رسمی انسانوں کو (حقیقی) انسان بنایا۔ پھر اُن کے انسان بننے کے بعد ان کو با اخلاق انسان بنایا اور

با اخلاق انسان بننے کے لئے ضروری ہے

کہ آسمان سے وحی نازل ہو۔ اور اخلاق سکھلائے۔ کیونکہ حقیقی اخلاق جن پر انسان پختگی سے قائم ہو سکتا ہے وُہ وحی کے طفیل ہی انسان کو ملتے ہیں۔ مثلاً آجکل کی دُنیا کو لے لو۔ اس دُنیا میں بڑی مہذب قوموں میں ظاہرًا تو دیانتداری پائی جاتی ہے۔ یہ ایک انسانی قدر ہے کہ کسی سے بھی دھوکہ نہیں کرنا۔ اور اس کا مال نہیں کھانا۔ اسلام نے یہ نہیں کہا کہ مُسلمان کا مال نہ کھاؤ۔ اسلام نے کہا ہے کسی کا بھی مال نہ کھاؤ۔ مگر یہ (قومیں، ایسی ہیں کہ) جب تک اُن کا فائدہ ہو اُس وقت تک یہ بڑی دیانتدار ہیں۔ جتنے COLONIES (کالونیز) آباد کرنے والے (ممالک) ہیں مثلاً سلطنتِ برطانیہ جس کا دعویٰ تھا کہ اُس کی ایمپائر پر سُورج غروب نہیں ہوتا۔ اس ایمپائر کے بانی یعنی انگلستان جو ان کی (COLONIES) کالونیز کے ماں باپ کی حیثیت رکھتا تھا، جب تک ان کا فائدہ ہوتا تھا یہ بڑے دیانتدار تھے اور جہاں اُن کا فائدہ نہیں ہوتا تھا وہاں وُہ دیانتدار نہیں تھے۔..................

بہرحال اسلام نے وحشی کو انسان بنانے کے بعد

با اخلاق اِنسان بنایا

اور قرآنِ عظیم کی ہدایت اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ نے اخلاق بھی وُہ سکھائے کہ اُن حُسن اور احسان کے جلوے انسانی عقل کی حدود سے بھی باہر تھے۔ اسلام انسان کے اخلاق کی اتنی باریکیوں میں گیا ہے کہ انسانی عقل وہاں نہیں پہنچتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو بڑی وضاحت سے

"اسلامی اُصول کی فلاسفی"

میں بیان فرمایا ہے۔ اور بعض دُوسری کتب میں بھی اس پر روشنی ڈالی ہے۔ یہ بہت لمبا مضمون ہے۔ جو کئی خطبوں پر مشتمل ہو سکتا ہے۔ لیکن مَیں اس وقت مختصرًا آپ کو اس قسم کے عنوان بتا رہا ہُوں۔ پس وحشی سے انسان بنایا۔ اِنسان سے با اخلاق انسان بنایا۔

دیانت (جو اخلاق کی کسوٹی پر پُوری اُترتی ہے) تکبّر سے پرہیز ریا نہیں کرنا، لیکن جو یہ حصّے دُوسرے انسانوں سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ اُن کو ہم اخلاق کہتے ہیں۔ یعنی انسان سے تکبّر سے پیش نہ آنا۔ اپنے آپ کو بڑا نہ سمجھنا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ بڑے ہو کر چھوٹوں سے محبّت اور پیار کا سلوک کرو۔ نہ یہ کہ اُن پر تکبّر کا اظہار کرو۔ پس جو عالم ہے وُہ اپنے علم پر غرور نہ کرے، جو مالدار ہے وُہ اپنے مال پر غرور کر کے اپنے بھائیوں کے ساتھ بد اخلاقی سے پیش نہ آئے۔ لیکن یہی تکبّر سے پرہیز

ایک مَنفی پہلو

ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں مثبت اخلاق بھی ہیں۔ جس وقت اس کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ہو تو وہ پھر نہایت درجہ کی عاجزی بن جاتی ہے۔ اور انسان خُدا کے مقابلہ میں اپنی نیستی کی حقیقت کو پہچاننے لگتا ہے۔ پس انسان سے با اخلاق انسان بنایا اور پھر با اخلاق سے باخُدا انسان بنایا۔ اسلام کے اندر یہ طاقت پائی جاتی ہے۔ اسلام اور قرآن کریم کی ہدایت نے اپنی اس قوت و طاقت کا عملی نمونہ دکھایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بڑی شان سے یہ چیز ہمیں نظر آتی ہے۔ لیکن آج تک قرآنی شریعت و ہدایت نے عملی نمونہ دکھایا ہے۔ وہ جو ایک ایک آدمی دُنیا کے کناروں تک چلا گیا تھا، اور وہاں انسان کا دِل محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کے لئے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کے لئے جیتا تھا۔ اُس نے اپنے نمونہ سے اپنے اخلاق سے، اپنے کردار سے، اپنے افعال اور نیک اعمال سے اور حُسن کے جلوے لوگوں کو دکھا کر احسان کی طاقت کا مظاہرہ لوگوں کے سامنے کر کے اُن لوگوں کے دلوں کو اپنی طرف مائل کیا۔

ایک بڑا مشہور تاریخی واقعہ

ہے۔ سنیگال جس کے جغرافیائی حدود اس وقت آج کی نسبت مختلف تھے۔ اس وقت بہت بڑا علاقہ تھا۔ اس میں بعض بہت بڑے بڑے دریا ہیں۔ وہاں ہمارے ایک بزرگ گئے۔ انہوں نے وہاں تبلیغ کی لیکن کوئی اُن کی بات نہ سُنتا تھا۔ اور ایک لمبا عرصہ تبلیغ کے بعد مایوس ہو کر انہوں نے سوچا کہ میں ان لوگوں کی خاطر اپنا وقت ضائع کر رہا ہُوں اصل چیز تو یہ ہے "لَا يَضُرُّكُم مَّن ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ" اگر ہدایت ان کے نصیب نہیں تو میں جا کر اپنی عاقبت سنواروں۔ وہ ایک بہت بڑے جزیرہ میں چلے گئے۔ اور وہاں جا کر عبادت شروع کر دی۔ خدا تعالےٰ نے اُن کو ایک معجزہ دکھانا تھا۔ خدا تعالیٰ نے ان پر قرآن عظیم کی تاثیر ظاہر کرنی تھی۔ انہوں نے وہاں ایک جھونپڑا بنایا۔ کچھ شاگرد ساتھ ہی گئے ہوئے تھے۔ وہ چند آدمی وہاں رہنے لگے۔ اور عزیبانہ و درویشانہ زندگی گزارنی شروع کی۔ تب

خُدا نے فرشتوں کو کہا

کہ اس شخص کو، میرے اس بندے کو یہ سمجھ آگئی ہے کہ اس کی کوششیں بے نتیجہ ہیں جب تک اللہ تعالےٰ کا فضل شاملِ حال نہ ہو۔ پس خدا تعالیٰ نے اس علاقہ کو اپنی قدرت کی یہ شان دکھائی کہ اس سارے علاقہ میں بیسیوں بلکہ شاید سینکڑوں قبائل ارد گرد آباد تھے ان میں سے ہر قبیلہ میں سے دو چار کے دِل میں فرشتے تحریک پیدا کرتے تھے کہ اُن کے پاس چلے جاؤ تو وہ اُن کے پاس مُسلمان ہو کر آجاتے تھے۔ وہ غیر مُسلموں کا علاقہ تھا اور پھر انہوں نے وہاں قرآن کریم اُن کو پڑھانا شروع کیا۔ اور درس دینا شروع کیا اور اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور اُن کے دماغوں کو کھولا۔ اور قرآن کریم کا علم اُن کو حاصل ہُوا معلّم حقیقی تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ وہ لوگ جو اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں اور سمجھتے ہیں کہ قرآن کریم کے نئے اسرارِ رُوحانی کسی پر ظاہر نہیں ہو سکتے۔ وُہ دراصل اللہ تعالےٰ کے معلّم حقیقی ہونے سے انکار کر رہے ہیں۔ معلّم حقیقی اس تعالیٰ کی ذات ہے۔ وہ اس بزرگ کو قرآن کریم سکھا رہا تھا اور یہ آگے اس زمانہ کے حالات کے مطابق جو

اَبدی اور بُنیادی صداقتیں

تھیں وہ ان کو سکھا رہے تھے۔ کئی سال تک یہ مدرسہ انہوں نے لگایا اور قرآن کریم پڑھایا۔ اس استاد کی اپنی کوششیں تو ناکام ثابت ہوئیں لیکن جب ان کے شاگرد اپنے قبیلہ میں گئے تو ہزاروں کی تعداد میں ان کے قبائل دھڑا دھڑ اسلام میں داخل ہونے شروع ہوئے اور وہ سارا علاقہ مسلمان ہو گیا۔

پس ہم کہتے ہیں با اخلاق سے باخدا انسان بنایا۔ باخدا کا مطلب یہ ہے کہ خدا کا اس سے تعلق ہے۔ خدا کا قرب اسے حاصل ہے۔ وہ خدا کی آواز سنتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کا معلم بنتا ہے خدا تعالیٰ اس کا ہادی بنتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کا رہنما بنتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کو غلطیوں اور کبائر سے جو چھپے ہوئے ہیں، (جو صغائر ہیں اور بزرگوں کے لئے وہ بھی کبائر بن جاتے ہیں وہ علیحدہ مسئلہ ہے) اس لغزش سے ان کو بچاتا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ نہ جسمانی زندگی نہ روحانی زندگی اللہ کی مدد کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے۔

پس اسلام نے اور قرآن کریم کی ہدایت نے وحشی کو انسان بنایا۔ انسان کو با اخلاق انسان بنایا۔ با اخلاق انسان کو باخدا انسان بنایا۔ اور کسی کا یہ سمجھنا کہ

قرآن کریم کی تاثیریں

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قوائے روحانیہ ایک وقت تک تو کام کر رہے تھے۔ اور اس کے بعد پھر وہ نعوذ باللہ مردہ ہو گئے یہ غلط ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جن کی جس رنگ میں ہمیں مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ معرفت حاصل ہوئی۔ وہ ایک زندہ رسول ہیں اور ان کے اوپر کبھی موت نہیں آسکتی۔ قیامت تک آپؐ کی روحانی زندگی اس دنیا میں اپنے جلوے دکھاتی اور بنی نوع انسان کو ہدایت کی طرف جذب کرتی اور کھینچتی ہے۔ آج بھی خدا اسی طرح بولتا ہے جس طرح وہ پہلے بولا کرتا تھا۔ آج بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور آپ کی اتباع خدا کے بندوں کو خدا کا محبوب بناتی ہے۔ آج بھی جو خدا کے بندے ہیں وہ اس قدر عظیم اخلاقی رفعتوں کو پہنچے ہوئے ہیں کہ وہ اپنے اخلاق اور اپنے نمونہ کے ذریعہ سے نوع انسانی کو اللہ تعالیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور قرآنی ہدایت کی طرف کھینچنے والے ہیں۔ پس وہ عظیم ہدایت اور شریعت ہے جس پر ہم ایمان لائے ہیں۔ یہی چیزیں تھیں جنہیں دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے

قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

ایک عظیم شریعت آپ کو ملی ہے جس کے فیوض پیچھے نہیں رہ گئے بلکہ وہ قیامت تک نوع انسانی کی انگلی پکڑ کر خدا تعالیٰ کے دربار میں پہنچانے والے ہیں پس دعائیں کرو۔

بہت دعائیں کرو

کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جماعت احمدیہ کے مرد و زن کو حقیقی معلم بنا کر قرآن کے اسرار روحانی سکھانے والا ہو۔ اور اپنے فعل سے انسان پھر با اخلاق انسان، پھر باخدا انسان بنانے والا ہو۔ اور خدا کرے کہ احمدی کا نمونہ انسان کو جذب کرے اور کھینچ کر اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں پہنچانے والا بنے۔ آمین!

(روزنامہ الفضل ربوہ ۱۶ جولائی ۱۹۷۸ء)

اعلان نکاح

مورخہ ۲۲/۷/۷۸ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں صاحبزادہ مرزا وسیم احمد سلمہ اللہ نے مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ سلسلہ سرینگر ابن مکرم محمد شریف صاحب گجراتی درویش کے نکاح کا اعلان مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ بنت مکرم عبد الغنی صاحب میر بھدرواہ کے ساتھ بعوض مبلغ ۔/۴۰۰۰ روپے حق مہر فرمایا۔

مکرم محمد شریف صاحب نے اس خوشی کے موقعہ پر مبلغ ۔/۵ روپے اعانت بدر اور مبلغ ۔/۵ روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کئے ہیں۔ اور مکرم عبد الغنی صاحب نے بھی شکرانہ فنڈ وغیرہ میں رقم ادا کی ہے۔

احباب اس رشتہ کے جانبین کے لئے باعث برکت اور مثمر ثمرات حسنہ بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار ملک صلاح الدین وکیل المال تحریک جدید قادیان

اخبار قادیان

مورخہ ۱۷/۷/۷۸ کو مکرم حافظ احمد جبرائیل صاحب سعید، مکرم یوسف خالد صاحب، مکرم یوسف بن صالح اور مکرم عبد الغفار احمد صاحب آف افریقہ زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے۔

مورخہ ۲۱/۷/۷۸ کو مکرم ظہیر الدین صاحب آف انڈونیشیا زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے۔

مورخہ ۳۱/۷/۷۸ کو مکرم حمید الرحمٰن صاحب ٹولیڈو اوہایو (امریکہ) سے اپنے والد محترم سید عبد الرحمٰن صاحب صحابی کا تابوت لے کر قادیان پہنچے۔

تقریب شادی خانہ آبادی

مورخہ ۱۹ جولائی ۷۸ء کو مکرم سید فیروز الدین احمد شاہ قادری ابن مکرم سید علام الدین شاہ صاحب قادری آف رامکا پور (سونگھڑہ) کا نکاح ہمراہ مکرمہ یاسمین خورشید صاحبہ بی۔اے (آنرز) بنت مکرم خورشید عالم صاحب ڈپٹی کلکٹر شاہی منزل [illegible] بعوض دس ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ کلکتہ نے بھاگلپور میں پڑھایا۔

مکرم سید علام الدین صاحب رامکا پور سے برات لے کر ۱۹ رجولائی کی صبح کو بھاگلپور پہنچے۔ اس خوشی میں مکرم سید علام الدین صاحب نے مبلغ ۔/۵۰ روپے مندرجہ ذیل مدات میں ادا فرمائے۔

اعانت بدر ۔/۱۰، نشر و اشاعت ۔/۱۰، شادی فنڈ ۔/۱۰، شکرانہ فنڈ ۔/۱۰، مرمت مقامات مقدسہ ۔/۱۰۔ اسی طرح مکرم محمد خورشید عالم صاحب نے ۔/۵۰ روپے مندرجہ ذیل مدات میں ادا فرمائے۔ نشر و اشاعت ۔/۱۰، اعانت بدر ۔/۱۰، شادی فنڈ ۔/۱۰، شکرانہ فنڈ ۔/۱۰، مرمت مقامات مقدسہ ۔/۱۰۔

احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے باعث برکت بنائے اور مثمر ثمرات حسنہ کرے۔ آمین۔

خاکسار رشید الدین ضیاء مبلغ سلسلہ بھاگلپور۔ بہار۔

آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج

"کیا یسوع مسیح صلیب پر فوت ہو گئے تھے؟"

(مدراس سے DRAVIDA KAZHAKAM تحریک کی طرف سے شائع ہونے والے پندرہ روزہ تامل رسالہ "حقیقت" (UNMAI) کی یکم جولائی کی اشاعت میں مسٹر رام سوامی کا "کیا یسوع مسیح صلیب پر فوت ہو گئے تھے؟" کے زیر عنوان ایک دلچسپ مضمون شائع ہوا ہے جس کا ترجمہ ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ اس مضمون میں انجیلی واقعات کے بارے میں بائیبل کے متضاد بیانات کے بارے میں اس کی قلعی کھول کر رکھ دی گئی ہے۔ حقیقت میں آجکل عیسائیت کے جھوٹے اور بے بنیاد عقائد کے خلاف ساری دنیا میں ایک عجیب تحریک رونما ہو رہی ہے۔ یہ تحریک دراصل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کاسرِ صلیب کی صداقت کا ایک بیّن اور عظیم الشان ثبوت ہے۔ یہ مضمون بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ خاکسار محمد عمر مبلغ سلسلہ احمدیہ مدراس)

دیگر مذاہب کی نسبت مذہب عیسائیت ایک قسم کے احساسِ برتری کا شکار رہی ہے۔ ساری دنیا میں پھیلے ہوئے مذہب عیسائیت کی سرگرمیوں میں بھی یہ احساس نمایاں نظر آتا ہے۔ ہندوستان کے عیسائی بھی اس احساسِ برتری سے آزاد نہیں ہیں۔ چونکہ یہ مذہب مغربی ممالک میں پھیلتا پھولتا آیا ہے اور سارے انگریز اس کے پیرو کار ہیں۔ شاید ان لوگوں کے اس احساسِ برتری کی یہی ایک وجہ ہو۔ لیکن حقیقت میں تمام مذاہب جو عام طور پر ہمیں نظر آ رہے ہیں مشرقی ممالک میں پیدا ہوتے ہیں۔ اور جہاں تک مذاہب کی تعلیمات میں مغربی لوگوں کی نسبت مشرقی لوگ زیادہ تر اس کے پابند اور پیرو کار نظر آتے ہیں۔

متضاد خیالات

بائیبل کی یہ تعلیم ہے کہ عیسائیت کے بغیر کبھی نجات نہیں مل سکتی لیکن عیسائی لوگ اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ بائیبل میں بھی دیگر مذاہب کی طرح متضاد اور متشابہ خیالات و عقائد پائے جاتے ہیں۔ اور مختلف قصے کہانیوں سے بھرپور ہے بائیبل میں جو من گھڑت کہانیاں ہیں وہ ہندوؤں میں پائی جانے والی کہانیوں سے کسی لحاظ سے کم نہیں ہیں۔

ایک جگہ یسوع مسیح کہتے ہیں:

"تو کیوں اپنے بھائی کی آنکھ کے تنکے کو دیکھتا ہے۔ اور اپنی آنکھ کے شہتیر پر غور نہیں کرتا۔ اور جب تیری ہی آنکھ میں شہتیر ہے تو تو اپنے بھائی سے کیونکر کہہ سکتا ہے کہ لا تیری آنکھ میں سے یہ تنکا نکال دوں۔"
(متی ۷ : ۳ ، ۴)

لیکن عیسائی لوگ یسوع مسیح کی اس تعلیم کو پسِ پشت ڈالے ہوئے ہیں۔ اس کے برعکس ان لوگوں کا یہ دعویٰ ہے کہ صرف عیسائیت ہی سچا اور حقیقی مذہب ہے۔ اور بائیبل کی تمام تحریر الہامی ہے۔ اور خدا کا کلام ہے۔ اس وجہ سے وہ ہمیشہ اپنے مذہب کے بارے میں بہت ہی فخریہ انداز میں بات کرتے ہیں۔ ہندوؤں کو بُت پرست (idol worshippers) اور مسلمانوں کو بُت شکن (idle breakers) ہونے کا الزام لگاتے ہیں۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ پچھلے چند صدیوں میں کئی عیسائی علماء اور مذہبیین نے بائیبل میں اپنی دست درازیاں کی ہیں۔

یہ بائیبل دو حصوں میں منقسم ہے۔ ایک عہد نامہ قدیم (old Testament) اور دوسرا عہد نامہ جدید (New Testament) کہلاتا ہے۔ اس بائیبل میں متی۔ لوقا۔ مرقس اور یوحنا کی لکھی ہوئی انجیلوں کو ملا کر کل 66 کتابیں ہیں۔ بائیبل کے زمانہ اور اس کی تاریخ کے بارے میں بھی بہت ساری متضاد باتیں پائی جاتی ہیں۔

مختلف خیالات

جو محققین بائیبل کے بارے میں مختلف خیالات رکھتے ہیں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں۔ ایک گروہ کا نام TUBINGEM کہلاتا ہے۔ اس گروہ کے لیڈر D. F. STRAVSSL نے اپنی کتاب میں لکھا کہ عہد نامہ جدید کی چاروں انجیلوں میں جو باتیں پائی جاتی ہیں ان میں سے اکثر مشاہدے کی بنا پر لکھی گئی نہیں ہیں۔

دوسرے گروہ کے لیڈر BRUNE BRAUER کا یہ خیال ہے کہ بائیبل کے مصنفوں نے اس کی کہانیاں اور واقعات دیگر کتابوں سے چوری کر کے لکھی ہیں۔
(MARX AND ENGELS ON RELIGION PAGE 320)

یہ نہایت تعجب کی بات ہے کہ متی۔ لوقا مرقس اور یوحنا نے اپنی انجیلوں میں جو متضاد اور ایک دوسرے سے خلاف باتیں لکھی ہیں وہ اکثر عیسائیوں کی نظروں سے اوجھل ہیں۔

مثال کے طور پر یسوع مسیح کے صلیبی واقعہ اور دوبارہ زندہ اُٹھائے جانے کی بابت (The Story of Crucifixion and Resurrection) جو باتیں درج ہیں ان سب کو دیکھیں۔ یسوع مسیح کے صلیب پر مقتول ہونے کے بارے میں کوئی بھی ثبوت نہیں بائیبل میں یا کسی اور تاریخی کتاب میں نظر نہیں آتا۔ اب بائیبل میں اس سلسلہ میں جو متضاد باتیں پائی جاتی ہیں وہ ملاحظہ ہوں:-

(۱) یسوع مسیح کی گرفتاری کے بارے میں متی یوں کہتا ہے:-

"وہ یہ کہہ ہی رہا تھا کہ یہوداہ جو اُن بارہ میں سے ایک تھا آیا اور اس کے ساتھ ایک بڑی بھیڑ تلواریں اور لاٹھیاں لئے سردار کاہنوں اور قوم کے بزرگوں کی طرف سے آ پہنچی۔ اور اس کے پکڑوانے والے نے ان کو یہ نشان دیا تھا کہ جس کا میں بوسہ لوں وہی ہے اُسے پکڑ لینا۔ اور فوراً اُس نے یسوع کے پاس آ کر کہا اے ربی! سلام۔ اور اُس کے بوسے لئے۔ یسوع نے اس سے کہا میاں جس کام کو آیا ہے وہ کر لے۔ اس پر اُنہوں نے پاس آ کر یسوع پر ہاتھ ڈالا اور اُسے پکڑ لیا (متی ۲۶ : ۴۷ ، ۵۰)

اس حوالہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یسوع کے بارہ حواریوں میں سے یہوداہ نے یسوع مسیح کو پکڑوا لیا تھا۔

لیکن یوحنا ہمارے سامنے جو کہانی پیش کرتا ہے وہ اس سے مختلف ہے۔ یوحنا کہتا ہے:-

"یسوع اُن سب باتوں کو جو اس کے ساتھ ہونے والی تھیں جان کر باہر نکلا اور اُن سے کہنے لگا کہ کسے ڈھونڈتے ہو؟ اُنہوں نے اُسے جواب دیا "یسوع ناصری کو" یسوع نے اُن سے کہا میں ہی ہوں اور اس کا پکڑوانے والا یہوداہ بھی اُن کے ساتھ کھڑا تھا۔ اس کے یہ کہتے ہی کہ میں ہی ہوں وہ پیچھے ہٹ کر زمین پر گر پڑے۔ پس اس نے اُن سے پھر پوچھا کہ تم کسے ڈھونڈتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ یسوع ناصری کو۔ یسوع نے جواب دیا کہ میں تم سے کہہ چکا ہوں کہ میں ہی ہوں ..... تب سپاہیوں اور اُن کے صوبہ دار اور یہودیوں کے پیادوں نے یسوع کو پکڑ کر باندھ لیا۔
(یوحنا ۱۸ : ۳ - ۱۲)

(۲) یسوع کے پکڑوانے کے بعد یہوداہ کو جس حالت کا سامنا کرنا پڑا اس بارے میں بھی بہت سارے اختلافات پائے جاتے ہیں۔ اس بارے میں متی یوں کہتا ہے:-

"اور وہ (یہوداہ) روپوں کو (جو یسوع مسیح کو پکڑوانے کے بدلہ میں اُسے ملے تھے) مقدس میں پھینک کر چلا گیا۔ اور جا کر اپنے آپ کو پھانسی دی۔"
(متی ۲۷ : ۵)

لیکن اس کے برعکس عہد نامہ جدید کے "اعمال" میں یوں آتا ہے:-

"اُس نے بدکاری کی کمائی سے ایک کھیت حاصل کیا۔ اور سر کے بل گرا اور اس کا پیٹ پھٹ گیا اور اس کی سب انتڑیاں نکل آئیں۔ (اعمال ۱ : ۱۸)

ان دو متضاد مختلف خیالات کی وجہ سے اس بارے میں ہم اب بھی تاریکی میں ہیں۔ اس سے بائیبل کی روایات کی حقیقت کا پتہ لگ جاتا ہے۔

(۳) متی ایک اور جگہ یوں بیان کرتا ہے:-

"یسوع کے پکڑنے والے اس کو کائفا نام سردار کاہن کے پاس لے گئے جہاں فقیہہ اور بزرگ جمع ہو گئے تھے"
(متی ۲۶ : ۵۷)

لیکن اس کے برعکس یوحنا کہتا ہے:-

"یسوع کو پکڑ کر باندھ لیا اور پہلے اُسے حنا کے پاس لے گئے کیونکہ وہ اس برس کے سردار کاہن کائفا کا سسر تھا (یوحنا ۱۸ : ۱۳)

یہ تضاد بھی عیاں ہے
(۵) اس بارہ میں بھی بائبل میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ صلیب کو کون اٹھا کر لے گیا تھا؟ اس زمانہ میں یہ رواج تھا کہ جس کو صلیب کی سزا دی جاتی اُسے خود صلیب اٹھا کر اس جگہ لے جانا پڑتا ہے جہاں صلیب دی جاتی ہے۔

اس بارے میں یوحنا یوں کہتا ہے:-
"پس وہ یسوع کو لے گئے
اور وہ اپنی صلیب آپ
اُٹھائے ہوئے اُس جگہ تک
باہر گیا جو کھوپڑی کی جگہ کہلاتی
ہے" (یوحنا ۱۷: ۱۹)

لیکن لوقا، متی اور مرقس کے بیانات اس کے برعکس ہیں۔
"اور جب اس کو لئے جاتے تھے
تو انہوں نے شمعون نام ایک
کرینی کو جو دیہات سے آتا تھا
پکڑ کر صلیب اُس پر لاد دی
کہ یسوع کے پیچھے پیچھے لے
چلے"
(لوقا ۲۳: ۲۶، متی ۲۷: ۳۲،
مرقس ۱۵: ۲۱)

(۶) ان اختلافی بیانوں کو پس پشت ڈال کر عیسائی لوگ یسوع مسیح کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ آپ نے جمعہ کے روز صلیب پر جان دے دی تھی۔ اس کے مطابق یہ لوگ Good Friday مناتے ہیں۔ یسوع مسیح کی ایک معتقدہ مریم مگدلینی یسوع مسیح کی قبر پر اتوار کو صبح گئی۔ تو دیکھا کہ قبر کا پتھر اپنی جگہ سے ہٹا ہوا ہے۔ اور اس قبر نما کمرے میں یسوع مسیح کا جسم بھی نہیں تھا اس کے اس کے متعلق یوحنا کہتا ہے:-
"ہفتہ کے پہلے دن (اتوار کو)
مریم مگدلینی ایسے تڑکے کہ ابھی
اندھیرا ہی تھا قبر پر آئی اور
پتھر کو قبر سے ہٹا ہوا دیکھا
پس وہ شمعون پطرس اور
اُس دوسرے شاگرد کے پاس
جسے یسوع عزیز رکھتا تھا
دوڑی ہوئی گئی۔ اور ان
سے کہا کہ خداوند کو قبر سے
نکال لے گئے"۔ (یوحنا ۲۰: ۱،۲)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قبر نما کمرے میں یسوع مسیح صرف دو رات اور دو دن ہی گذارے ہیں۔ یہ بات یسوع مسیح نے اپنی صداقت کے طور پر جو علامت بیان کی تھی اس سے مختلف ہے۔ چنانچہ یسوع مسیح نے اپنی صداقت کی دلیل یوں بیان کی ہے:-

"اس زمانہ کے بُرے اور زناکار
لوگ نشان طلب کرتے ہیں مگر
یوناہ نبی کے نشان کے سوا کوئی
اور نشان اُن کو نہ دیا جائیگا
کیونکہ جیسے یوناہ تین رات دن
مچھلی کے پیٹ میں رہا ویسے
ہی ابن آدم تین رات دن زمین
کے اندر رہے گا"
(متی ۱۲: ۳۹،۴۰)

اس طرح ابن خدا یسوع مسیح نے اپنی صداقت کی جو ایک ہی علامت بیان کی تھی اُس میں بھی وہ پورے نہیں اُترے؟ اگر بائبل خدا کی طرف سے نازل شدہ ہے تو اتنے سارے متضاد بیانات کیسے پائے جا سکتے ہیں؟

(۷) اسی طرح بائبل میں مسیح کے دوبارہ اُٹھائے جانے کے حصہ کی طرف ہم جائیں تو وہاں بھی بہت ساری مختلف بیانیاں نظر آتی ہیں۔ مرقس کی انجیل کہتی ہے:-
"پھر وہ ان گیارہ کو بھی جب
کھانا کھانے بیٹھے تھے دکھائی
دیا۔ اور اس نے اُن کی بے
اعتقادی اور سخت دلی پر ان
کو ملامت کی۔ کیونکہ جنہوں نے
اُس کے جی اُٹھنے کے بعد اُسے
دیکھا تھا انہوں نے اُن کا یقین
نہ کیا تھا (مرقس ۱۶: ۱۴)

چونکہ یسوع کے ۱۲ حواریوں میں سے ایک یہوداہ کے مر جانے کی وجہ سے یہاں گیارہ حواریوں کا ذکر آیا ہے لیکن ایک اور جگہ بائبل اس سے بالکل مختلف بات کہتی ہے:-
"تیسرے دن کتاب مقدس کے
مطابق جی اُٹھا اور کیفا کو اور
اس کے بعد ان بارہ کو دکھائی
دیا۔ (کرنتھیوں ۱۵: ۴،۵)

اس حوالہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں گیارہ حواریوں میں شامل ہوا تھا؟ جب یہوداہ بھی مر گیا اور پطرس بھی وہاں موجود نہیں تھا تو پھر وہاں ۱۲ حواری کیسے جمع ہو گئے ؟

(۸) تاریخ عالم کئی اُن عظیم شخصیتوں کی رہنمائی کرتی ہے جنہوں نے خدائی کا دعویٰ کئے بغیر اپنے اغراض و مقاصد کی خاطر اپنی جان دے دی تھی۔ ان لوگوں نے کبھی بھی اپنے انجام کے بارے میں افسردگی کا اظہار نہیں کیا تھا۔ عیسائی لوگوں نے خود رومی سلطنتوں میں اپنے آپ کو خوشی خوشی قربانی کی بھینٹ چڑھائی تھی یسوع کا نام لیتے ہوئے انہوں نے جان دے دی تھی۔ جب عام انسانوں کی یہ حالت ہے۔ تو وہ یسوع جنہیں خدا اور خدا کے بیٹے ہونے کا دعویٰ ہے اور جن کی آمد کی غرض ہی انسانوں کے گناہوں کو اپنے اوپر لے کر جان دے کر دُنیا کو نجات دلوانا تھا لیکن جب انہیں صلیبی سزا کا علم ہوا تو کتنی گھبراہٹ اور پریشانی اور بزدلی کا اظہار کرتے رہے دُنیا کا نجات دہندہ ہونے کے اس مدعی کا یہ عمل ان کے اس عظیم دعویٰ کے بالمقابل کتنا ہیچ ہے!

اس سلسلہ میں متی کی انجیل کہتی ہے:-
"تیسرے پہر کے قریب یسوع
نے بڑی آواز سے چلا کر کہا کہ
ایلی ایلی لما شبقتنی یعنی اے میرے
خدا اے میرے خدا تو نے مجھے
کیوں چھوڑ دیا (متی ۲۷: ۴۶)

(۹) ایک اور موقع کے متعلق لوقا کی یہ روایت ہے کہ یسوع مسیح دشمنوں سے حفاظت کی خاطر اپنے حواریوں کو تلوار خریدنے کو کہا اور یہاں تک کہا کہ جس کے پاس بٹوہ (رقم) نہ ہو تو وہ اپنی پوشاک بیچ کر تلوار خرید لے۔ اس کے بعد آپ علیحدگی میں جا کر نہایت گھبراہٹ سخت پریشانی اور دلسوزی کی حالت میں خدا سے اس پیالے کو ہٹانے کی دعا کی۔ گھبراہٹ اور پریشانی میں اس کا پسینہ خون کی بڑی بڑی بوندیں ہو کر زمین پر ٹپکتا تھا۔ (لوقا ۲۲: ۳۶-۴۵) گویا کہ اس صلیبی موت سے بچنے کے لئے یسوع نے اپنے شاگردوں کو تلوار اور دیگر ہتھیاروں سے لیس ہو کر تیار ہونے کا حکم دیا تھا اور پھر نہایت پریشانی کی حالت میں کمزوری کا اظہار بھی کر رہے تھے۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یسوع مسیح اس صلیبی موت کو پسند نہیں کرتے تھے۔

اس کے بالمقابل قرآن کریم نہایت جرأت مردی سے اعلان کرتا ہے کہ یسوع صلیب پر یا کسی اور طریق سے مقتول نہیں ہوئے تھے۔ ملاحظہ ہو سورۃ نساء آیت نمبر ۱۵۷)

۱۹۳۲ء میں یسوع مسیح کے صلیبی واقعہ اور دوبارہ جی اٹھنے کے بارے میں تحقیق کرنے کے لئے یارک اور ونسٹر بری وغیرہ کے پادریوں پر مشتمل ایک کمیٹی کی تشکیل دی گئی تھی۔ ۱۶ سال کی مسلسل اور انتھک کوششوں اور تحقیقات کے نتیجہ میں ۱۶ر جنوری ۱۹۳۸ء میں اس کمیٹی نے جو اعلان کیا ہے اس میں انہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ یسوع مسیح کی صلیبی موت اور دوبارہ جی اُٹھنا وغیرہ صحیح نہیں ہیں۔ نیز بائبل میں جن معجزات اور فوق الفطرت واقعات کا ذکر کیا گیا ہے ان کی بھی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

حال ہی میں جرمنی کے کیتھولک مذہب کے مشہور مصنف Prof Hans Kung نے اپنی کتاب میں اس بات کا اظہار کیا ہے کہ یسوع مسیح کا دوبارہ جی اُٹھنا اور اس طرح کا بیان گھبرائے ہوئے حواریوں کے اختراعات اور تخیلات کی پیداوار ہیں۔
(PIONEER 31, July 1977)

چند ماہ قبل برطانیہ کے مذہبی امور کے سات مشہور علماء نے مل کر (The Math of God Incarnate) نامی کتاب تصنیف کی۔ اس نے یسوع مسیح کے معجزات کے (Miracle) پول کھول کر عیسائی حلقوں میں تہلکہ مچا دیا تھا۔ اس کتاب کے مصنفوں میں سے ایک برمنگھم یونیورسٹی کے Prof Hick شعبہ فلسفہ کے صدر ہیں۔ اور ایک مصنف Prof Canon Maurice Wiles آکسفورڈ یونیورسٹی کے شعبہ الاہیات (Prof of DIVINITY) کے پروفیسر ہیں۔ انہوں نے مذکورہ کتاب میں لکھا ہے کہ یسوع مسیح نے کبھی بھی خدا ہونے کا دعویٰ نہیں کیا تھا۔ اکثر واقف کار شمار نے اس بات کا اعتراف کیا تھا۔ لیکن عوام اس حقیقت سے ناآشنا ہیں۔

عیسائیوں کو مخاطب کر کے مذکورہ پروفیسر لکھتے ہیں کہ عیسائی دُنیا کا یہ دعویٰ ہے کہ دُنیا کا واحد نجات دہندہ یہ مذہب عیسائیت ہے۔ لیکن آج عیسائی دُنیا کی حالت ناگفتہ بہ حد تک بگڑ گئی ہے۔ انہیں چاہیئے کہ اپنی تہذیب اور تمدن پر نظر ثانی کریں اور صحیح نجات کی تلاش کریں۔
(مضمون نگار کا نام سی رام سوامی مدراس ۱۸)

درخواست دُعا

میری پھوپھی جان صاحبہ عرصہ سے بیماری کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ احباب جماعت ان کی مکمل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔
خاکسار ظہور اللہ خاں یاڑی پورہ

تصحیح

بدر مجریہ ۲۰ وفا ۱۳۵۷ ہش مطابق ۲۰ جولائی ۱۹۷۸ء کے صفحہ ۱۲ پر منظور شدہ انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ بھارت کی فہرست نمبر ۳ شائع ہوئی ہے۔ (۱) اس انتخاب کی بابت ۳۰ تک نظارت ہذا کی طرف سے منظوری دی جاتی ہے غلطی سے ۸۰ لکھا گیا تھا (۲) جماعت احمدیہ یشاڈنگر (آندھرا پردیش) پریسیڈنٹ مال مکرم محی الدین صاحب غوث ہیں نہ کہ مکرم اشفاق احمد صاحب۔ (۳) جماعت احمدیہ بلدی پاڑہ جو غلطی سے یہاں پر لکھا گیا تھا یہاں آڈیٹر کے عہدہ کی منظوری نہیں دی گئی تھی غلطی سے اس کی اشاعت ہو گئی ہے۔ عہدہ کا نام [illegible] ہے۔ ناظر اعلیٰ قادیان

آل اڑیسہ اطفال الاحمدیہ کا دوسرا سالانہ اجتماع

از مکرم سید رشید احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ سونگھڑہ

گُم شدہ ام سیرین

حضرت مصلح موعود کے احسانات میں سے ایک احسان یہ بھی ہے کہ آپؓ نے احمدیوں یعنی حقیقی مسلمانوں کی بہتر تربیت کے لئے پوری جماعت کے افراد کو پانچ ذیلی تنظیموں میں تقسیم فرمایا ہے۔ نیز ان کا لائحہ عمل بتایا۔ منجملہ ذیلی تنظیموں میں احمدی بچوں کی تنظیم اطفال الاحمدیہ ہے۔

اطفال الاحمدیہ کی تعلیم و تربیت کے لئے جماعت احمدیہ سورو کے احباب نے گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی کوشش کی اور تربیتی اجتماع کیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

اطفال الاحمدیہ کے ممبران کی اکثریت سکولوں میں زیر تعلیم ہے۔ اس لئے گرمی کی تعطیل کے اندر اجتماع کی تاریخیں رکھی جاتی ہیں۔ چنانچہ ۷ تا ۱۱ احسان ۱۳۴۷ ہش یہ اجتماع ہوا۔ اڑیسہ کی جملہ مجالس اطفال الاحمدیہ کو اطلاع و دعوت دی کہ اپنے اپنے اطفال کو بھیجیں۔ چنانچہ سونگھڑہ۔ کٹک۔ کیرنگ اور تاراکوٹ سے اطفال الاحمدیہ کے ممبران اپنے نمائندوں کے ساتھ آئے۔ اور سورو کے اطفال بھی شامل ہو گئے۔ جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

چنانچہ سورو سے ۲۷ ممبران۔ کیرنگ سے ۷ ممبران۔ تاراکوٹ سے ۵ ممبران سونگھڑہ سے ۴ ممبران اور کٹک سے ایک

اطفال الاحمدیہ کے تعلیمی اور ورزشی مصروفیت کے لئے روزانہ حسب ذیل پروگرام بنایا گیا جس پر روزانہ عمل ہوتا رہا۔

(۱) نماز صبح کے بعد درس

(۲) حاجات ضروریہ سے فراغت کے بعد صبح سات بجے سے آٹھ بجے تک ورزشی پروگرام۔

(۳) ناشتہ سے فراغت کے بعد صبح نو بجے سے باقاعدہ تعلیمی کلاس لگائی جاتی رہی۔ جس میں کتاب راہ ایمان۔ نیز اطفال الاحمدیہ کے لئے مقررہ دینی نصاب کے مطابق درس دیئے جاتے رہے۔ درجہ کے مطابق اطفال کے دو گروپس A اور B بنائے گئے۔ ان کلاسوں میں مکرم مولوی سید غلام مہدی صاحب مبلغ سلسلہ سورو و مکرم مولوی امان اللہ صاحب احمدی فاضل دیوبند مکرم مولوی بشیر الدین خان صاحب اور خاکسار سید رشید احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ سونگھڑہ مصروف رہے۔ دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد نماز ظہر و عصر پڑھی گئیں۔ اور بعد ازیں تلاوت قرآن، نظم خوانی اور اذان کی پریکٹس کی جاتی رہی۔ اس کی نگرانی بھی مذکورہ بالا لوگوں نے کی۔ نیز سہ پہر کے وقت ورزشی پروگرام کے بعد وقت پر نماز مغرب و عشاء پڑھی جاتی رہیں۔ اور تقریری مشق کرائی جاتی رہی۔ آخری دن کچھ ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔

ان مقابلوں میں A اور B گروپوں میں اول، دوم اور سوم آنے والوں کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ چنانچہ اس کے لئے ایک خاص تقریب منعقد ہوئی مکرم مولوی سید غلام مہدی ناصر مبلغ سلسلہ کی صدارت میں ۱۱ ارجون کے سہ پہر کو یہ تقریب منعقد ہوئی۔ عزیزم منصور احمد نے تلاوت قرآن کریم کی اور عزیزم کریم الدین نے نظم خوانی کی۔ بعد ازیں اطفال الاحمدیہ کا عہد نامہ دُہرایا گیا۔ بعد ازاں مکرم مولوی سید غلام مہدی ناصر صاحب نے وہ پیغام پڑھ کر سنایا۔ جو حضرت صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خاص اس اجتماع کے لئے ازراہِ شفقت ارسال فرمایا تھا۔ چنانچہ وہ پیغام درج ذیل ہے:۔

میرے عزیز اطفال الاحمدیہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ آپ کے اس پانچ روزہ تعلیمی و تربیتی اجتماع کو ہر لحاظ سے کامیاب و کامران کرے اور آپ کے لئے بہت بہت مبارک کرے۔ آمین۔

قوم کے پیارے بچو! میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ چونکہ آپ کی یہ عمر سیکھنے اور عادت ڈالنے کی ہے اس لئے دینی باتیں سیکھیں اور نیک کاموں کی عادت ڈالیں۔ خدا کرے کہ آپ قرآن کریم کے سیکھنے اور پنج وقتہ نمازوں کی پابندی کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو درست اس لئے آپ سچ سے محبت کرنے والے اور جھوٹ سے نفرت کرنے والے ہوں دوسروں کے لئے مثالی احمدی بچے بنائے۔ آمین۔

خدا تعالیٰ آپ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور ہر لمحہ آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ (آمین)

والسلام

مرزا وسیم احمد

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

۱۹۶۸/۱۳۴۷/۶/۷

بعد ازیں محترم مولوی صاحب نے مختصر تقریر فرمائی۔ اور اپنے ہاتھ سے انعامات تقسیم کئے۔

آخر میں دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ اور ایک یادگاری گروپ فوٹو لیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے محض فضل و کرم سے اس نئی جماعت سورو میں دینی خدمت کا جذبہ بہت ہے۔ اور افراد جماعت آپس میں بڑھ کر ایک قربانی کرنے والے ہیں۔ مکرم شیخ عمر علی صاحب مکرم ایوب خاں صاحب اور مکرم عبد المنان صاحب شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے کافی رقوم خرچ کر کے انکے خورد و نوش اور رہائش و انعامات کی اخیار کی فراہمی میں حصہ لیا۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ۔ علاوہ ازیں تمام معاونین بھی شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے کسی نہ کسی طرح اس اجتماع کی کامیابی میں حصہ لیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور اس کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے (آمین)

دعائے مغفرت

خاکسار کے والد محترم ماسٹر محمد عبد الحلیم صاحب ولد مکرم میراں صاحب آف دیودرگ ضلع رائچور (کرناٹک) بوجہ اچانک حرکت قلب بند ہونے سے مورخہ ۷ ربیع الثانی ۱۹۶۸ء بروز جمعۃ المبارک فوت ہو کر اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کا جنازہ یادگیر سے دیودرگ لایا گیا تھا۔ نماز جنازہ خاکسار نے پڑھائی احباب جماعت اور عوام خاصی تعداد میں شریک جنازہ ہوئے۔ مرحوم نے ۵۰ سال کی عمر پائی۔ مرحوم نیک، صالح، دیندار اور پابند صوم و صلوٰۃ احمدی تھے۔ جماعتی کاموں میں بہت دلچسپی رکھتے اور تبلیغ کا خوب جوش رکھتے تھے۔

مرحوم اپنے پیچھے چار لڑکے اور ایک لڑکی چھوڑ گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے والد مرحوم کی مغفرت فرمائے اور مقام قرب عطا کرے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

خاکسار کلیم احمد ناصر بی کام متعلم دیودرگ۔

درخواستہائے دعاء

۱۔ عزیزم نثار احمد پسر مکرم غلام احمد نون سیکرٹری مال جماعت احمدیہ باڑی پورہ کا پچھلے دنوں معدہ کا اپریشن ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کا اپریشن کامیاب ہوا۔ لیکن ابھی کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت و تندرستی سے نوازے۔ آمین۔ امیر جماعت احمدیہ قادیان

۲۔ مکرم محمد عبد اللہ صاحب آف حیدر آباد کی بیٹی عزیزہ امۃ النعیم اللہ تعالیٰ کے فضل سے بی۔ ایس سی سیکنڈ ایئر میں فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوئی ہیں۔ اب اس بچی کا ارادہ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کے انٹرنس ٹسٹ میں بیٹھنے کا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس بچی کو اپنے مقصد میں کامیابی عطا فرمائے۔ امیر جماعت احمدیہ قادیان

۳۔ مکرمہ خدیجہ خاتون صاحبہ بنت مرزا شبیر علی بیگ صاحب آف کیرنگ نے اپنے والد محترم اور اپنے بھائی ڈاکٹر آدم علی بیگ کی مدد سے کیرنگ میں ایک نیا گھر تعمیر کروایا ہے۔ موصوفہ مبلغ ۱۰/۱ روپے اعانت بدر کے لئے ارسال کرتے ہوئے احباب جماعت سے اس گھر کے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا کرتی ہیں۔ امیر جماعت احمدیہ قادیان

۴۔ میرے چھوٹے بھائی مکرم ریاض احمد صاحب کے پیٹ کا اپریشن بنگلور میں ہوا ہے۔ جماعت سے التجا ہے کہ دعا کی جائے تا اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے جلد انہیں صحت یاب کرے۔ آمین۔ خاکسار اختر حسین ای ایس سی سلطان پور ملکی غازی پور

۵۔ میرے نانا جان مکرم قاضی شریف احمد صاحب ملتان کی بینائی کمزور ہو گئی ہے۔ نیز میرے خالو مکرم محمد اکبر احمد صاحب کی والدہ صاحبہ کا پتّے کا اپریشن کامیاب ہو گیا ہے۔ میرے چھوٹے بھائی کو دوبارہ بندش پیشاب کی تکلیف ہو گئی ہے۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار رفیق احمد ابن مکرم فضل عمر صاحب ...

رپورٹ ہائے ہفتۂ قرآن مجید

حیدرآباد

مورخہ ۹ر جولائی تا ۱۵ر جولائی احمدیہ جوبلی ہال میں جماعت احمدیہ حیدرآباد نے ہر روز بعد نماز مغرب ہفتۂ قرآن مجید پوری شان سے منعقد کیا۔ الحمد للہ۔ ان اجلاسات میں مندرجہ ذیل احباب جماعت نے خطاب فرمایا۔ محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد۔ محترم محمد یوسف خاں صاحب آفریدی مقیم لندن۔ محترم پروفیسر محمد سمیع اللہ صاحب مقیم ایران۔ محترم حافظ پروفیسر صالح محمد صاحب الہ دین پی۔ ایچ۔ ڈی۔ محترم بشیر الدین الہ دین صاحب محترم عبد القدیم صاحب ناظم مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد۔ محترم غلام احمد صاحب عزیز خاں صاحب۔ محترم ارشاد احمد صاحب۔ محترم رشید الدین صاحب پاشاہ اور خاکسار حمید الدین شمس مبلغ حیدرآباد۔ تقاریر کے عنوانات تھے۔ قرآن مجید کی عظمت۔ قرآن مجید کی تاثیرات۔ قرآن مجید کے فضائل۔ قرآن مجید کامل اور جامع شریعت ہے۔ قرآن مجید مکمل ضابطہ حیات ہے۔ قرآن مجید اور سائنس۔ جماعت احمدیہ اور خدمتِ قرآن۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کے نتائج بہتر ثابت ہوں۔ آمین۔

خاکسار حمید الدین شمس مبلغ حیدرآباد

یادگیر

مورخہ ۸ جولائی تا ۱۴ جولائی ہفتۂ قرآن کریم منایا گیا۔

اس موقعہ پر قرآن کریم کی شان و عظمت۔ خدمت قرآن اور جماعت احمدیہ۔ قرآن کی روحانی تاثیرات۔ قرآن کریم بے مثل کتاب ہے۔ قرآن کریم کی صداقت اور قرآن کریم کی تعلیمات وغیرہ مختلف موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔

مکرم مولوی نذیر احمد صاحب ہودرگی۔ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب بھکشو مکرم سیٹھ محمد عبد الصمد صاحب۔ خاکسار منظور احمد۔ خواجہ غوری صاحب اور مکرم سیٹھ محمد نعمت اللہ صاحب غوری نے تقاریر کیں۔ خاکسار منظور احمد

مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ یادگیر۔

شاہجہانپور

شاہجہانپور میں ہفتۂ قرآن کریم ۱۰ تا ۲۰ر جولائی منایا گیا۔ (البتہ بارش کی وجہ سے درمیان میں تین دن ناغہ ہوا یعنی کل اجلاس سات ہوئے) ہر روز بعد نماز عشاء خاکسار کی زیر صدارت احمدی اسینڈ کو میں اجلاس منعقد ہوتے رہے۔ قرآن کریم کے متعلق پُر معارف ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک روز مکرم قریشی محمد عقیل صاحب اور باقی روز قریشی ڈاکٹر محمد عابد صاحب پڑھ کر سناتے رہے۔ ایک مضمون عزیزہ محمد زاہد قریشی نے پڑھ کر سنایا۔ خاکسار روزانہ سورہ فاتحہ کی روشنی میں قرآن کریم کے فضائل بیان کرتا رہا اور تربیتی امور بیان کرتا رہا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کریم پڑھنے سمجھنے اور اس سے پیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار عبد الحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔

کینڈرواہ

جماعت احمدیہ کینڈرواہ میں نظارت دعوت و تبلیغ کے اعلان کے مطابق مسجد احمدیہ کینڈرواہ میں ہفتۂ قرآن مجید منایا گیا۔ مکرم محمد اقبال صاحب ملک۔ مکرم ماسٹر رحمت اللہ صاحب۔ مکرم ماسٹر عبد الحفیظ خاں صاحب طاہر۔ مکرم محمد اقبال صاحب گنائی۔ خاکسار محمد یوسف انور۔ مکرم محمد یعقوب صاحب۔ مکرم غلام مصطفیٰ صاحب۔ مکرم عبد القادر صاحب۔ مکرم فرید احمد صاحب نے تقاریر کیں۔

خاکسار محمد یوسف انور مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کینڈرواہ۔

کٹک

جماعت احمدیہ کٹک میں ہفتۂ قرآن مجید ۱۰ تا ۱۶ جولائی ۷۸ء منایا گیا۔ پہلے روز اور چھٹے روز مکرم صلاح الدین خاں صاحب اور مکرم عبد الصمد خاں صاحب ایم۔ اے۔ بی ٹی کے مکان میں جلسہ ہوا جس میں بعض ہندو اور غیر احمدی احباب کو مدعو کیا گیا تھا۔ خاکسار کے علاوہ مکرم فیراست احمد خاں اور اسمٰعیل خاں مکرم رحمت اللہ متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان نے شرکت کی۔ اس جلسہ میں موقع کی مناسبت سے قرآن کریم آخری شریعت ہے۔ اور قرآن میں حالات حاضرہ کے متعلق پیشگوئیاں ہیں۔ اور امام مہدی کے ظہور پر تقاریر کیں۔ دیگر دنوں میں احمدیہ مشن ہاؤس کٹک ہاؤس میں جلسہ منعقد ہوتا رہا۔ بعدہ ہفتہ قرآن مجید کے دنوں میں مکرم عبد الرب صاحب۔ مکرم سید طاہر احمد صاحب۔ مکرم الحاج جبار الحق خان۔ مکرم غلام مصطفیٰ صاحب اور مکرم وحید خاں صاحب کو تقاریر کرنے کا موقع ملا۔ اس کے علاوہ خاکسار روزانہ صبح درس دیتا رہا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کے لئے توفیق عطا کرے۔ آمین۔

خاکسار شیخ عبد الحلیم مبلغ کٹک

کیرنگ

جماعت کیرنگ میں مرکزی اعلان کے مطابق ہفتۂ قرآن مجید ۸ر تاریخ سے ۱۴ر تاریخ تک منایا گیا۔ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے مختلف عنوانات کے تحت تقاریر ہوئیں۔ جناب گلاب دین خاں صاحب ہیڈ معلم۔ جناب حسن خاں صاحب معلم مدرسہ احمدیہ کیرنگ۔ جناب معین الدین خاں صاحب سیکرٹری تحریک جدید۔ مکرم مشتاق احمد صاحب۔ جناب ایجاب الحق خاں صاحب ریٹائرڈ صوبیدار۔ خاکسار صدر جماعت اور مبلغ صاحب کیرنگ تقاریر کرتے رہے

خاکسار انیس الرحمٰن خاں کیرنگ

لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور

۱۲ اکتوبر ۷۸ء کو جلسہ زیر صدارت نائب صدر لجنہ اماء اللہ منعقد ہوا۔ محترمہ محبوب ظفر صاحبہ۔ نیر درز جمال صاحبہ امۃ الباری صاحبہ تحسین صاحبہ۔ تہمینہ خاتون صاحبہ نے جلسہ کی غرض و غایت قرآن کریم کلام اللہ ہے۔ قرآن پاک خدائے قدوس کی عظیم کتاب ہے۔ قرآن مجید کی تعلیم اور اس کے فضائل۔ قرآن کریم اور قیام سلسلہ کی غرض۔ قرآن کریم احکام قدرتی کا آئینہ ہے اور قرآن فطرت کی ایک عکسی تصویر ہے کے عنوانات پر تقاریر کیں۔ آخر میں دعا کے ساتھ یہ جلسہ برخاست ہوا۔

خاکسارہ:۔

آفریدہ حمید جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ بنگلور

مورخہ ۹ ۷۸ء کو یہ جلسہ منایا گیا۔ عہد نامہ زرینہ بیگم صاحبہ نے کہلوایا۔ تلاوت و نظم کے بعد قرآن مجید کے متعلق چند نصائح قرآن کریم کی ضروری تعلیم۔ اوصاف قرآن مجید۔ قرآن مجید کی تعریف۔ تفسیر صغیر اور تفسیر کبیر کے متعلق محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ نے۔ محترمہ زرینہ بیگم صاحبہ۔ محترمہ عنصری بیگم صاحبہ۔ محترمہ یاسمین سلطانہ صاحبہ اور محترمہ ... نے تقاریر کیں۔ دعا کے بعد اجلاس بخیر و خوبی ختم ہوا۔

(سلیمہ بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ بنگلور)

لجنہ اماء اللہ سکندرآباد

تلاوت کلام پاک کے بعد عہد نامہ محترمہ فضیلت بیگم صاحبہ نے دہرایا۔ اور نظم کے بعد قرآن کریم کی بے نظیر خوبیاں۔ مالی جہاد اور مضامین پر نزہت الہ دین صاحبہ اور امۃ الکریم کوثر صاحبہ نے تقاریر کیں۔

عظیم النساء صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سکندرآباد۔

لجنہ اماء اللہ کینڈرواہ

مسجد احمدیہ کینڈرواہ میں ۸ر جولائی سے ۱۴ر جولائی تک ہفتہ قرآن کریم منایا گیا۔ پہلے چھ روز ہم مردوں کے اجلاس کی کارروائی سنتی رہیں۔ تمام بہنوں نے بڑے غور سے تقاریر سنیں۔ آخری دن ۱۴ر جولائی کو لجنات کا علیحدہ اجلاس ہوا۔ اجلاس خاکسارہ کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد محترمہ سعادت بیگم صاحبہ نے سبھی تہذیب انسان کو قرآن مجید سے ملتی ہے کے عنوان سے۔ محترمہ ممتاز صاحبہ نے قرآن مجید میں منافق کی علامت کے موضوع پر تقریر کی۔ محترمہ ممتاز بانو صاحبہ ملک نے اپنی تقریر میں حضرت اقدس کے متعلق چند اقتباسات سنائے۔ اور آخر میں خاکسارہ نے مستورات کو قرآن مجید پڑھنے کی طرف توجہ دلائی۔

خاکسارہ آمنہ طیب سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کینڈرواہ۔

آسنور

جماعت احمدیہ آسنور نے مورخہ ۱۲ ۷۸ء تا ۱۷ ۷۸ء ہفتۂ قرآن مجید منایا۔ پہلے روز خاکسار نے ہفتۂ قرآن

عجیب منانے کی اہمیت بیان کی۔ دوسرے روز مکرم مولوی عبد الواحد صاحب فاضل نے قرآن پاک کا نزول کے عنوان پر تقریر کی۔ تیسرے روز مکرم بشارت احمد صاحب ڈار نے قرآن پاک کے فضائل کے عنوان پر تقریر کی۔ چوتھے روز مکرم ماسٹر نعمت اللہ صاحب لون صدر جماعت نے قرآن مجید کا ... سرلعیت ہونا کے عنوان پر تقریر کی۔ پانچویں روز خاکسار نے قرآن مجید کی تعلیم سے چند پہلو بیان کئے۔ ہفتہ قرآن کریم کے آخری روز مکرم مولوی عبد المنان صاحب آف کوریل نے قرآن کریم کی روحانی تاثیرات کے عنوان پر تقریر کی۔ تمام افراد جماعت کثرت ان اجلاسات میں شرکت کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین۔

خاکسار محمد ایوب ساجد مبلغ سلسلہ آسنور۔

سورو

مرکزی ہدایت کے مطابق مورخہ ۱۴ر جولائی تا ۲۰ر جولائی احمدیہ لائبریری ہال کے سامنے زیر صدارت ہی جماعت سورو کی طرف سے ہفتہ قرآن کریم منایا گیا۔ روزانہ بعد نماز مغرب درس تلاوت قرآن کریم اور فضائل قرآن کریم کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام درثمین سے پڑھنے کے بعد اردو اور آزادیہ زبان میں قرآن کریم کی اہمیت ضرورت و فضیلت کے موضوع پر تقریر کا سلسلہ جاری رہا۔ مقررین نے احسن طریق پر مضامین کو بیان کیا۔ جن کے نام یہ ہیں:

مولوی سید غلام مہدی صاحب ناصر مبلغ سلسلہ احمدیہ۔

سید سلام الدین صاحب نائب صدر

مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب بی اے۔

مکرم شیخ محمد حسین صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ سورو۔

عزیزم شیخ داعظ الدین صاحب

مکرم حفیظ اللہ۔

عزیزم سجاد احمد صاحب

اللہ تعالیٰ ان مقررین کو جزائے خیر دے آمین۔

خاکسار عبد الستار خان سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ سورو

درخواستہائے دُعا

۱۔ میں نے اور میری چھوٹی بہن عزیزہ زیبا اعظمی نے امسال بہار یونیورسٹی سے آئی۔ اے کا امتحان دیا ہوا ہے ہر دو کی امتحان میں نمایاں کامیابی نیز دینی و دنیاوی ترقی کے لئے جملہ افراد جماعت احمدیہ سے درد مندانہ دعا کی درخواست ہے۔

خاکسارہ زرقا زرین عرف کوثر بیگم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مظفر پور

۲۔ خاکسار کی بڑی لڑکی عزیزہ مبارکہ بیگم بی۔ ایڈ اور چھوٹی لڑکی عزیزہ عابدہ پروین۔ ٹی۔ ڈی سی سکینڈ ایر کا امتحان دینے والی ہیں۔ احباب سے کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ غلام محمد احمدی صدر جماعت اونئی کام

۳۔ خاکسار کا لڑکا عزیز محمد احمد امسال میٹرک کا امتحان دینے والا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو امتحان میں نمایاں کامیابی عطا کرے۔ آمین۔ خاکسار شیخ غلام مسیح کیمبرک آرڈر۔

۴۔ مکرم جناب سیٹھ عبد الحمید صاحب آف سونگھڑہ نے بیت جامع مسجد احمدیہ سونگھڑہ کی مرمت کے تمام اخراجات برداشت کئے۔ نیز حال ہی میں انہوں نے مسجد کی تعمیر کے علاوہ مسجد پر بجلی اور پنکھا اپنے خرچ پر لگوایا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے مال میں برکت دیتے ہوئے مزید بڑھ چڑھ کر خدمت دین کی توفیق عطا فرمادے۔ نیز اُن کو اور اُن کے اہل و عیال کو حقیقی معنوں میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا سچا خادم بنادے آمین۔ خاکسار سید شاہد احمد سونگھڑہ۔

۵۔ خاکسار (chemistry) فائینل کا طالب علم ہے۔ میرے امتحان اگست کی ۱۷ر تاریخ سے شروع ہوں گے اور practicals کے امتحان ستمبر میں ہوں گے۔ میری امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے احباب جماعت دعا فرمادیں۔

خاکسار لئیق احمد ایم۔ ایس سی فائنل کانپور

منقولات

حاصلِ مطالعہ

اخبار روزنامہ امن کراچی میں "جمہور خان" کالم نویس کا ایک فکر انگیز مضمون شائع ہوا ہے۔ چونکہ جماعت احمدیہ ایک اہلیت رکھنے والی جماعت ہے اس لئے اس مضمون کا ایک حصہ جو خصوصیت کا حامل ہے اور جماعت احمدیہ کو پاکستان میں غیر مسلم اقلیت قرار دینے جانے سے متعلق ہے افادہ احباب کے لئے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے:-

"قانون کی زبان میں ہم یہ سمجھتے ہیں کہ پاکستان کی موجودہ جمہوری حکومت کو عام انتخابات کرانے کے سوا کوئی دوسرا کام نہیں کرنا چاہیئے لیکن کہ مشورہ دینے والے کھلاڑ ایسے بھی ہیں جو سیاست دانوں کو اقتدار دینے کی مخالفت کرتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے سیاستدانوں میں اتفاق رائے نہیں ہے۔ اور شدید کشیدگی بھی ہے اس لئے اقتدار کی منتقلی یا جمہوریہ ترک کرکے پانچ سال کے لئے ٹھوس ترقیاتی کام کی بنیاد رکھی جائے۔ دوسرے الفاظ میں فوج کو یہ مشورہ دیا جا رہا ہے کہ وہ پانچ سال تک اقتدار اپنے قبضہ میں رکھے۔ کوئی عقل کا اندھا یہ نہیں بتاتا کہ فوج کون سے اختیار سے اقتدار اپنے قبضہ میں طویل عرصہ تک رکھ سکتی ہے۔ غیر معینہ مدت تک فوج کے برسر اقتدار رہنے کا صرف ایک طریقہ ہے وہ یہ کہ آئین منسوخ کر دیا جائے جب تک آئین منسوخ نہیں کیا جاتا مملکت کی بنیادی پالیسیوں میں تبدیلی نہیں ہو سکتی سپریم کورٹ نے موجودہ حکومت کو آئین میں کام چلانے والی ترمیمات کا تو اختیار دیا ہے۔ لیکن بنیادی ترمیمات کی اجازت نہیں دی ہے۔

صدارتی نظام۔

جداگانہ انتخابات۔

ایک یونٹ۔

اور ایسے ہی دوسرے بنیادی مسئلوں پر آئین کو مجروح نہیں کیا جا سکتا۔

اگر آئین منسوخ کیا جاتا ہے تو اس میں ایک دفعہ یہ بھی ہے کہ اس آئین کو منسوخ کرنے والے کو موت کی سزا دی جا سکتی ہے۔

یہ ممکن ہے کہ آئین کی تنسیخ سے پہلے ایسی تدبیریں اختیار کر لی جائیں جن کے تحت دس پانچ سال تک آئین منسوخ کرنے والوں کے ہم خیال افراد کے سوا کسی کو اقتدار نہ ملے۔ لیکن عوام کی طاقت تمام سازشوں کو ناکام کر دیتی ہے اور حق کو ایک دن ضرور فتح حاصل ہوتی ہے۔ اس وقت کیا ہوگا۔ اس کے علاوہ موجودہ آئین پاکستان کا بنیادی کام دنیا کا واحد دستور ہے جس میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے۔ اگر یہ آئین منسوخ ہو گیا تو اس بات کی ضمانت کون دے گا کہ نئے دستور میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا پورا خیال رکھا جائے گا۔ علاوہ ازیں یہ پاکستان کی پہلی آئین ہے جس میں صوبائی خود مختاری کو اتفاق رائے سے طے کر دیا گیا ہے۔

احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلانے کیلئے ہمارے علماء نے قتل و غارت گری کا بازار گرم کیا تھا لیکن آج کوئی یہ بتائے کہ دنیا کے پچاس سے زائد مسلم ملکوں میں سے کتنے مسلم ممالک نے ہماری پارلیمنٹ کے اس فیصلہ کو تسلیم کیا ہے۔ انڈونیشیا تمام دنیا میں سب سے بڑا مسلمان ملک ہے کیا وہاں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیدیا گیا ہے۔ کیا ملائیشیا اور بنگلہ دیش میں، مصر، لیبیا، افغانستان، ایران اور عراق میں، ہمسایہ ملک ... اور دوسرے مسلم ملکوں نے ہمارے فیصلہ کی پیروی کی ہے۔ کیا کسی غیر مسلم ملک نے بھی ہمارا یہ فیصلہ قبول کیا ہے۔ ہم نہیں کہتے کہ ہماری پارلیمنٹ کا فیصلہ غلط تھا کیونکہ یہ مذہبی مسئلہ ہے اور اس پر علماء کرام کو ہی اپنی رائے کا اظہار کرنا چاہیئے ... لیکن کہنا یہ ہے کہ اگر احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مسئلہ اتنا ہی اہم تھا کہ قتل و غارت گری کا بازار گرم کر دیا جائے تو دوسرے مسلم ملکوں نے اس معاملہ کو ایسی اہمیت کیوں نہیں دی اور ہماری تقلید کیوں نہیں ہوئی۔ غیر مسلم ملکوں نے بھی ہمارے فیصلہ کی پرواہ نہیں کی ہے اور وہاں قادیانیوں کو دین اسلام کا مبلغ ... تمام مسلمان قبول کرتے ہیں۔

کیا ہندوستان میں قادیانی نہیں ہیں وہاں احمدیوں کی تعداد پاکستان میں رہنے والے احمدیوں کی تعداد سے زیادہ بتائی جاتی ہے۔ اور بھارت کی مسلم آبادی پورے پاکستان کی آبادی سے بھی زیادہ ہے۔ مگر وہاں کسی عالم دین نے احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لئے خون کی ندیاں بہانے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ نہ ہی بھارتی حکومت نے ہماری پیروی کی اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔

ان تمام حالات میں اگر آئین کو منسوخ کیا جاتا ہے تو کون اس بات کی ضمانت دے گا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے گا۔ موجودہ آئین کی تنسیخ کے بارے میں رائے دینے والوں نے ... جیسی نازک نقطہ نظر پر ... کہ نہیں شاید ان کو پہلے سے خبر نہ تھی۔"

روزنامہ "امن" کراچی پاکستان

۸ر جون ۱۹۷۸ء

لندن میں کامیاب بین الاقوامی کانفرنس ـــ بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

کے نمائندوں اور اسی طرح رومن کیتھولک چرچ کے نمائندوں کے ساتھ تبادلۂ خیالات کے لئے تیار ہیں۔ حضور انور کے اس عہد آفریں اعلان کے حسب ذیل الفاظ احباب بدر میں پڑھ چکے ہیں۔ جبکہ حضور نے فرمایا :-

"ہم خوش ہیں کہ برٹش کونسل آف چرچز نے اب جماعت احمدیہ کو باہمی بات چیت کی دعوت دی ہے۔ کہ یہ تبادلۂ خیال لنڈن میں یا کسی اور جگہ ہو سکتا ہے۔ ہم اس دعوت کو قبول کرتے ہیں اور اس امر سے اتفاق کرتے ہیں کہ یہ تبادلۂ خیال لنڈن میں اور لنڈن کے علاوہ دوسری جگہوں میں بھی ہو۔ بہتر یہ ہے کہ یہ لنڈن، روم، مغربی افریقہ کے کسی ملک کے دارالحکومت اور امریکہ میں باہمی رضامندی سے مقررہ تاریخوں میں اور ایسی شرائط کے ساتھ ہو جن کی تفصیل باہمی بات چیت کے ساتھ طے کی جائے"

حضور نے فرمایا :-

"ہم عقائد کے اختلاف پر رومن کیتھولک چرچ کے نمائندوں کے ساتھ بھی تبادلۂ خیالات کے مواقع کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ یہ تبادلۂ خیال ان کے ساتھ علیحدہ طور پر بھی ہو سکتا ہے یا بشمول برٹش کونسل آف چرچز بیک وقت مجموعی طور پر تمام چرچز کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے۔"

(بدر ۱۳ جولائی ۱۹۷۸ء ص۹)

جہاں تک مذکورہ تبادلۂ خیالات کا تعلق ہے وہ تو اُسی وقت ہوگا جب چرچ اس بارہ میں پیش رفت کرے گا۔ تاہم نہ صرف ہم بلکہ وُہ عیسائی عوام بھی جنہوں نے لندن کانفرنس میں شرکت کرکے مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات کے حق میں خود مغربی محققین کی زبان سے تاریخی شواہد اور جدید انکشافات کے ذریعہ حاصل ہونے والی شہادتیں سُنیں، اس موقع کے منتظر ہیں اور رہیں گے۔ بایں ہمہ یہ بات تو صاف ظاہر ہے کہ لنڈن کانفرنس نے ایک بار عیسائی علماء کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ اور عیسائی عوام کو مُخلّی بالطبع ہو کر اُن دلائل پر غور و فکر کرنے کی طرف رہنمائی کر دی ہے۔ جو صدیوں سے غلط مفروضات کی وجہ سے وُہ اپنے مذہبی عقائد کو دِلوں میں بٹھاتے چلے آرہے تھے۔

احادیث نبویہ میں مسیح موعُود کی بعثت کا بڑا مقصد "کسرِ صلیب" قرار دیا گیا ہے۔ جس کا مطلب صلیبی مذہب کے بُنیادی عقائد و نظریات کا بُطلان ثابت کرنا ہے۔ اس لحاظ سے لنڈن کانفرنس بفضلہ تعالےٰ نہایت کامیاب رہی ہے۔ خدا کرے کہ اُس کے بھُولے بھٹکے بندے تثلیث کے عقیدہ کو چھوڑ کر جلد اسلام کی پیش کردہ سچی توحید پر ایمان لائیں اور پاک محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیمات پر عمل کرکے اپنی عاقبت کو سنوار لینے والے بن جائیں۔ آمین ؛

اعلان برائے مبلّغین کرام

مبلّغینِ کرام کی آگاہی کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ انشاء اللہ ۶ اگست ۱۹۷۸ء سے شروع ہونے والا ہے۔ اس لئے مبلّغینِ کرام اس مہینہ میں دورے نہ کریں۔ اور اپنی اپنی جماعتوں میں قیام رکھیں۔ جماعتوں میں درس و تدریس۔ تراویح۔ تہجد اور تربیتی پروگرام جاری رکھیں۔ تاکہ جماعتیں رمضان المبارک کے بابرکت مہینے سے پُوری طرح فائدہ اُٹھائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اچھے رنگ میں رمضان المبارک میں جماعتوں کی تربیت کی توفیق بخشے۔ امین ؛

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

احمدیہ مسلم کانفرنس راجوری

مورخہ ۸ ر ۹ ر ستمبر ۱۹۷۸ء بروز جمعرات و جمعہ

چارکوٹ میں جملہ جماعت ہائے احمدیہ صُوبہ جموں کی چوتھی عظیم الشان کانفرنس کا انعقاد مورخہ ۸ ر ۹ ر ستمبر ۱۹۷۸ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ تمام احباب کرام سے اس دو روزہ کانفرنس میں زیادہ سے زیادہ شریک ہونے کی درخواست ہے۔ نیز جو دوست اس کانفرنس میں شرکت فرمانا چاہیں وُہ قبل از وقت مندرجہ ذیل ایڈریس پر مطلع فرمائیں :-

پتہ :- مکرم محمد شفیع صاحب صدر جماعت احمدیہ چارکوٹ۔ ڈاکخانہ دریگلیوٹ ضلع راجوری (پونچھ)

خاکسار :- بشارت احمد بشیر مبلغ جماعت احمدیہ پونچھ وارڈ نمبر ۳ احمدیہ بلڈنگ

آل کشمیر احمدیہ مُسلم کانفرنس

احباب جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صوبائی نمائندگان نے بالاتفاق فیصلہ کیا ہے کہ امسال آل کشمیر احمدیہ کانفرنس کا انعقاد مورخہ ۹ ر ۱۰ ر تبوک ۱۳۵۷ ہش (ستمبر ۱۹۷۸ء) کو آسنور میں ہوگا۔ تمام ممبران نے اتفاق رائے سے مکرم ماسٹر نعمت اللہ صاحب لون کو صدر مجلس استقبالیہ مقرر کیا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ اُن کے ساتھ پُورا پُورا تعاون فرمائیں۔ اور اپنا چندہ کانفرنس جلد از جلد مکرم صدر مجلس استقبالیہ کو بھجوا دیں۔ نیز ضروری امور کے متعلق مندرجہ ذیل ایڈریس پر خط و کتابت فرمائیں۔

مکرم ماسٹر نعمت اللہ صاحب لون
پوسٹ: آسنور۔
ضلع : اننت ناگ۔ (پن ۱۹۲۲۳۳)
(کشمیر)

خاکسار :-
محمد حمید کوثر مبلغ سلسلہ احمدیہ سرینگر
احمدیہ مسجد۔ نزد آئی۔جی پی آفس
سری نگر (کشمیر) پن کوڈ: ۱۹۰۰۰۹

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
PHONES:- 52325 / 52686 P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
چپل پروڈکٹس
۴۲/۲۹ مکھنیا بازار۔ کانپور

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
آٹو ونگس
AUTOWINGS,
32 SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY
MADRAS — 600004.
PHONE NO. 76360.

ریتی چھلّہ قادیان کے بارے
حکّامِ ضلع و پولیس کی بروقت حفاظتی کارروائی!

جماعت احمدیہ اپنی قریباً نوّے سالہ زندگی میں اس اصول پر سختی سے کاربند ہے کہ بد امنی اور لاقانونی کی راہ کبھی اختیار نہ کی جائے۔ اور اپنے جماعتی مسائل کو قانونی ذرائع سے سلجھایا جائے۔

جماعت احمدیہ کے اس پسندیدہ طریق کار کو اس کی اقلیت کی وجہ سے اس کی کمزوری پر محمول کر کے ہمارے مخالفین اپنی اکثریت کے زعم میں لاقانونی کا وطیرہ اختیار کرتے ہیں۔

ریتی چھلّہ جو قریباً پچاس کنال پر مشتمل رقبہ وسط قادیان میں واقع ہے۔ تقسیم ملک کے بعد دیگر مسلم املاک کی طرح محکمہ کسٹوڈین کی تحویل میں لے لیا گیا۔ بعد میں تمام املاک کی واپسی کے مطالبہ پر طویل سماعت اور چھان بین کے بعد دستاویزات اور سرکاری ریکارڈ وغیرہ کی روشنی میں وزارت بحالیات حکومت ہند نے ریتی چھلّہ کی جائداد میں صدر انجمن احمدیہ کو اٹھارہ اُنیس سال پہلے ۱۹۵۹ء میں واگذار کر کے اس کا قبضہ دے دیا تھا۔

ریتی چھلّہ میں واقع دُکانیں جو محکمہ کسٹوڈین کی طرف سے غیر مسلم افراد کو دی گئی تھیں، اُن کی واگذاری کے احکام میں بھی اس ایریا کی ہر دُکان کے سامنے ریتی چھلّہ کے الفاظ درج ہیں جس کے مدنظر تمام دُکانداروں نے صدر انجمن احمدیہ کے نام کرائے نامے تحریر کر دیئے ۱۹۶۲ء سے ۱۹۷۴ء تک اس زمین کے مغربی۔ شمالی اور جنوبی جانب قریباً پچاس عدد نئی دُکانیں تعمیر کرائی گئیں۔ دو بنکوں کی عمارت اور دو عدد گودام صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے تعمیر کرائے گئے اور یہ جملہ تعمیرات میونسپل کمیٹی سے نقشہ جات کی منظوری کے بعد کروائی جاتی رہیں۔ اور ہر منظور شدہ نقشہ پر ریتی چھلّہ ایریا کے الفاظ درج ہیں۔

اکتوبر ۱۹۷۵ء میں ۱۳ عدد نئی دُکانوں اور عمارت سٹیٹ بنک کے نقشے جب میونسپل کمیٹی میں دیئے گئے تو بعض ممبران نے ذاتی مخالفت کی بناء پر روک پیدا کی مگر جماعت احمدیہ نے اس معاملہ کو بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے قانونی امداد لیتے ہوئے حل کر لیا۔ گو اس معاملہ میں بہت سے شوریدہ سر افراد نے کئی ایک موقعوں پر اس میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کی۔ مگر بفضلہ تعالیٰ مارچ ۱۹۷۷ء میں یہ تیرہ دُکانیں تعمیر ہو گئیں۔

بعد ازاں جون ۱۹۷۷ء میں میونسپل کمیٹی قادیان کے بعض ممبران نے ذاتی عناد و مخالفت کی بناء پر ایک نیا شوشہ اُٹھایا اور ان نو تعمیر شدہ دُکانات کی جنوبی طرف خالی جگہ جو ریتی چھلّہ کا حصّہ اور صدر انجمن احمدیہ کی ملکیت ہے جہاں پُرانی پختہ بنیادیں ابھی تک موجود ہیں، خاردار تار لگائے جانے اور قبضہ کرنے کا فیصلہ کر دیا۔ جماعت کی طرف سے جناب ڈی سی صاحب گورداسپور کو بروقت توجہ دلانے پر صاحب موصوف نے اس ریزولیشن کو معطل کر دیا اور جناب ایس۔ ڈی۔ ایم صاحب بٹالہ نے پولیس کی رپورٹ پر ایک کیس زیر دفعہ 145 سی آر پی سی دائر کر دیا۔ تا کہ کسی قسم کا جھگڑا پیدا نہ ہو۔ جو اُن کی عدالت میں زیر سماعت ہے۔ اور قریب ہی موقعہ کا بھی ملاحظہ کر چکے ہیں، بروقت توجہ دینے سے جھگڑا ٹل گیا۔ اور اُمید ہے کہ حق بحقدار رسید کا معاملہ بفضلہ ہو گا۔

اب ایک نئی صورت حال کا سامنا اس طرح پیش آیا کہ بعض شر پسند عناصر کی انگیخت پر ٹرک یونین نے مورخہ ۲۰/۷/۷۸ کو سراسر دھاندلی مچاتے ہوئے اپنے تمام ٹرک ریتی چھلّہ میں کھڑے کر کے اور سائبان لگا کر بیٹھنے کے لئے تخت وغیرہ بچھالئے۔ اور صدر انجمن کی اس زمین پر اپنا قبضہ ظاہر کرنے کی کوشش کی۔

مقامی پولیس اور افسران ضلع نے اطلاع پا کر فوری کارروائی کی اور ان سب ٹرکوں اور دیگر سامان کو وہاں سے نکلوا دیا۔ ہم ان چوکس اور ہمدرد حکّام کے ممنون ہیں۔ یہ معاملہ جناب چیف منسٹر صاحب پنجاب اور دیگر اعلیٰ حکّام کے علم میں آ چکا ہے۔

احباب جماعت دُعا فرماتے رہیں کہ خدا تعالیٰ جماعت کو ہر شر سے اور ہر فتنہ سے محفوظ رکھے اور معاندین سلسلہ کو ناکام و نامُراد کرتا رہے۔

ایڈیشنل ناظر اُمور عامّہ صدر انجمن احمدیہ قادیان

ولادت

مورخہ ۲۱/۷/۷۸ کو مکرم برادرم مظفر احمد صاحب فضل کارکن دفتر بیت المال آمد کے ہاں پہلی لڑکی تولد ہوئی ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے "قانتہ بیگم" نام تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم مولوی فضل الرحمٰن صاحب مرحوم یادگیر کی پوتی اور مکرم عبدالمجید صاحب عثمان آبادی کی نواسی ہے۔ احباب نومولودہ کے نیک اور خادمہ دین بننے کیلئے دعا فرمائیں۔ مکرم مظفر احمد صاحب فضل نے اس خوشی میں مبلغ پانچ روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کئے ہیں۔

(خاکسار: جاوید اقبال اختر)

رمضان المبارک میں
صدقہ و خیرات اور فدیۃ الصیام کی ادائیگی

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان

جماعت مومنین کے لئے ایک بار پھر اُن کی زندگیوں میں رمضان المبارک آ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ سب کو اس ماہ صیام کی برکات سے وافر حصّہ عطا فرمائے۔ ان کے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں۔ قرآن کریم اور احادیث نبویہ کے مطابق رمضان المبارک میں کثرت سے صدقہ و خیرات کرنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے کہ آپ رمضان المبارک میں تیز رفتار آندھی سے بھی بڑھ کر صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے۔

رمضان شریف کے مبارک مہینہ میں ہر عاقل بالغ اور صحت مند مُسلمان مرد اور عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ روزے کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکان اسلام کی۔ البتہ جو مرد و عورت بیمار ہو۔ نیز ضعفِ پیری یا کسی دوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو اُس کو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے ہر روزے کے عوض کھانا کھلا دیا جائے۔ اور یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے۔ تا وہ رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمان کے مطابق تو روزہ داروں کو بھی جو استطاعت رکھتے ہوں فدیۃ الصیام دینا چاہیئے۔ تا اُن کے روزے قبول ہوں۔ اور جو کمی کسی پہلو سے اُن کے اس نیک عمل میں رہ گئی ہے وہ اس زائد نیکی کے صدقے پوری ہو جائے۔

پس ایسے احباب جماعت جو مرکز سلسلہ قادیان میں جماعتی نظام کے تحت اپنے صدقات اور فدیۃ الصیام کی رقوم مستحق غرباء اور مساکین میں تقسیم کرانے کے خواہشمند ہوں وہ ایسی جملہ رقوم:

"امیر جماعت احمدیہ قادیان"

کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔ انشاء اللہ اُن کی طرف سے اس کی مناسب تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان شریف کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی توفیق دے اور سب کے روزے اور دیگر عبادات قبول فرمائے (آمین)

تاریخی دینی ادارہ مدرسہ احمدیہ کی تعمیر نو کیلئے
صاحب استطاعت احباب کے مخلصانہ وعدوں کا انتظار

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اُس نے احباب جماعت کے دلوں میں قُربانی کا نہایت قابل قدر جذبہ پیدا فرمایا ہے۔ چنانچہ مدرسہ احمدیہ کی تعمیر نو کے لئے نظارت ہذا کی طرف سے جو تحریک کی گئی تھی اُس کے جواب میں بعض مخلصین نے ایک ایک کمرہ کے مکمل اخراجات کے وعدے ارسال فرمائے ہیں۔ اور بعض نے اپنی استطاعت کے مطابق ایک سو، دو سو یا ہزار روپیہ کی رقوم ارسال فرمائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی قربانی کو قبول فرمائے اور جزائے خیر بخشے آمین۔

جماعت کے جو دوست استطاعت رکھتے ہوں، اُن کے لئے اس صدقہ جاریہ کیلئے مالی قربانی کا بہت عُمدہ موقع ہے۔ اور نظارت ہذا اُن کے مخلصانہ وعدوں کی مُنتظر ہے۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان